لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ

لوہیا نامہ

URDU DAILY **LOHIA NAMA** LUCKNOW

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 13, Issue No. 12 Sunday 20 April, 2025 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition

جلدنمبر(۱۳) شمارہ نمبر(۱۲) ۲۰/اپریل ۲۰۲۵ء بروز اتوار قیمت:ایک روپیہ (صفحات:۴)

ساگر:'لو جہاد' کاالزام لگا کر زبردست توڑ پھوڑ، دکانیں نذر آتش، پولیس فورس تعینات

بھوپال (ایجنسی): مدھیہ پردیش واقع ساگر ضلع کے سنودھا علاقہ میں ہفتہ کے روز 2 طبقات میں تصادم نے تشدد والے حالات پیدا کر دیے۔ اکثریتی طبقہ نے 'لو جہاد' کا معاملہ بتا کر ہنگامہ شروع کیا، جس کے بعد علاقے میں خوف و دہشت پھیل گئی۔ کچھ مقامات پر توڑ پھوڑ اور آگ زنی کا واقعہ انجام دیا گیا، جس نے اکثریتی اور اقلیتی طبقہ کے درمیان تصادم والے حالات پیدا کر دیے۔ بتایا جاتا ہے کہ شورش پسندوں نے مقامی دکانوں میں توڑ پھوڑ کی اور کچھ مکانات کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ اس توڑ پھوڑ اور آگ زنی کی خبر جب سنودھا تھانہ پولیس کو ملی، تو وہ فوراً جائے وقوع پر پہنچی۔ حالات کو قابو میں کرنے کے لیے پولیس نے مشتعل بھیڑ کو سمجھانے کی کوشش کی، لیکن اس کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔

میڈیا رپورٹس کے مطابق حالات بگڑتے دیکھ قریبی تھانوں سے پولیس فورس بلایا گیا۔ مشتعل لوگوں کو منتشر کرنے کے لیے آنسو گیس کے گولے بھی داغے گئے اور ہلکی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے شورش پسندوں کو کھدیڑا گیا۔ علاقے میں پولیس فورس کی تعیناتی کر دی گئی ہے تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے۔ گاؤں میں حالات اب بھی کشیدہ ہیں۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ وکاس شاہوال، اے ایس پی لوکیش سنہا، ایس ڈی او پی پرکاش مشرا سمیت دیگر افسران موقع پر موجود ہیں۔

لوگوں کی یہ ناراضگی اس وقت سامنے آئی جب اکثریتی طبقہ کی ایک لڑکی عین شادی والے دن مبینہ طور پر اپنے عاشق کے ساتھ فرار ہوگئی۔ حالانکہ ابھی تک لڑکا اور لڑکی کا کوئی پتہ نہیں چل سکا ہے۔ لڑکی کے رشتہ داروں کا کہنا ہے کہ شادی کی تیاری پوری ہو چکی تھی، اچانک لڑکی غائب ہوگئی۔ جب اس کی تلاش شروع کی گئی اور ملزم نوجوان کے گھر پہنچ کر اس کے بارے میں پتہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ بھی غائب ہے۔ جب یہ بات پھیلی تو لڑکی کے اہل خانہ اور خاندان میں ناراضگی کی لہر دوڑ گئی۔ انھوں نے اسے 'لو جہاد' کا معاملہ بتاتے ہوئے ہنگامہ شروع کر دیا۔ اس معاملے میں بی جے پی لیڈر اور نریاوالی اسمبلی حلقہ سے رکن اسمبلی پردیپ لاریا کا کہنا ہے کہ گاؤں کی ایک لڑکی کو خاص طبقہ کا نوجوان اپنے ساتھ لے گیا، جس کے بعد تنازعہ پیدا ہوگیا۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ نوجوان مجرمانہ روش رکھتا ہے۔ پردیپ لاریا کا کہنا ہے کہ "اس طرح کا یہ پانچواں واقعہ ہے۔ میں نے کل ہی ٹی آئی اور ایس پی سے بات کی تھی۔ یہ ایک فکر انگیز معاملہ ہے، اس تعلق سے کیس درج ہونا چاہیے۔"

بی جے پی کے ریاستی صدر وی ڈی شرما کا بھی اس معاملے میں ردعمل سامنے آیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ "یہاں بی جے پی حکومت ہے، سخت کارروائی ضرور ہوگی۔ لو جہاد اور اپنی شناخت چھپا کر بیٹیوں کو گمراہ کرنے والوں کو کسی بھی حال میں بخشا نہیں جائے گا۔ ایسی سرگرمیاں قطعی قبول نہیں ہیں۔" انھوں نے مزید کہا کہ "کسی کو قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لینا چاہیے۔ قانون اپنا کام کرے گا۔ بی جے پی حکومت میں اصولوں کے مطابق سخت کارروائی کی جائے گی۔"

نہرو سے صرف خاندانی وراثت نہیں، سچائی اور حوصلے کا سبق بھی ملا: راہل گاندھی

نئی دہلی(ایجنسی): لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس رہنما راہل گاندھی نے ہفتہ کے روز اپنے سیاسی سفر کی گہرائیوں پر بات کرتے ہوئے کہا کہ ان کے سفر کا اصل محرک اقتدار نہیں بلکہ سچ کی تلاش ہے۔ ایک 'پوڈ کاسٹ طرز کی گفتگو' میں سینئر کانگریسی رہنما سندیپ دکشت سے بات کرتے ہوئے راہل نے کہا کہ انہیں اپنے پردادا، سابق وزیراعظم جواہر لال نہرو سے نہ صرف خاندانی وراثت ملی ہے بلکہ سچ کی تلاش، خطرات سے بے خوفی اور فکری جستجو کا جذبہ بھی انہی سے حاصل ہوا ہے۔

راہل گاندھی نے گفتگو کے دوران کہا، "اس پوڈ کاسٹ نما گفتگو میں میں نے بتایا کہ مجھے کیا چیز آگے بڑھاتی ہے۔ یہ اقتدار کی نہیں بلکہ سچ کی تلاش ہے۔ اور یہ جذبہ مجھے میرے پردادا جواہر لال نہرو سے ملا ہے۔ وہ صرف ایک سیاستدان نہیں تھے، وہ ایک متلاشی، مفکر اور وہ شخص تھے جو خطرے میں مسکرا کر داخل ہوتے اور پہلے سے زیادہ طاقت کے ساتھ واپس آتے۔ ان کی سب سے بڑی میراث سچ کی وہ غیر متزلزل تلاش ہے، جو ان کی زندگی اور جدوجہد کی بنیاد تھی۔ انہوں نے ہمیں سیاست نہیں سکھائی، بلکہ خوف کا سامنا کرنا اور سچ کا ساتھ دینا سکھایا۔"

کانگریس ایم پی نے کہا کہ یہ جستجو، سوال کرنے کی صلاحیت اور تجسس میں جڑے رہنا، ان کی گھٹی میں شامل ہے۔ انہوں نے خاندانی قصے شیئر کرتے ہوئے کہا، "میری دادی انہیں 'پاپا' کہہ کر بلاتی تھیں۔ وہ مجھے بتاتی تھیں کہ کیسے وہ اپنے محبوب پہاڑوں میں ایک بار برفانی تودے میں گرنے سے بال بال بچے تھے۔ ہمارے خاندان میں جانور ہمیشہ سے رہے، فطرت سے جڑا رہنا ہماری پہچان رہی۔ میری والدہ آج بھی باغ میں بیٹھ کر پرندوں کو دیکھتی ہیں، میں جوڈو کرتا ہوں۔ یہ محض مشغلے نہیں بلکہ ہماری شخصیت کی جھلک ہیں۔ ہم مشاہدہ کرتے ہیں، ہم دنیا سے جڑے رہتے ہیں۔ اور سب سے اہم، ہم اندر سے مضبوط رہتے ہیں۔" راہل گاندھی نے مزید کہا کہ نہرو، گاندھی، امبیڈکر، پٹیل اور سبھاش چندر بوس جیسے عظیم رہنماؤں نے ہندوستانیوں کو یہ سکھایا کہ خوف کو دوست کیسے بنایا جائے۔ ان کے مطابق، "یہ رہنما ہمیں سوشلسٹ یا سیاسی سوچ نہیں سکھاتے، بلکہ حوصلہ دینا ان کی اصل تعلیم تھی۔ گاندھی جی نے صرف سچ کے سہارے ایک سلطنت کا سامنا کیا۔ نہرو نے ہندوستانیوں کو ظلم کے خلاف کھڑے ہونے اور آزادی حاصل کرنے کا حوصلہ دیا۔ کوئی بھی بڑی انسانی کاوش، چاہے وہ سائنس ہو، فن ہو یا مزاحمت، ہمیشہ خوف کا سامنا کرنے سے شروع ہوتی ہے۔ اور اگر آپ عدم تشدد کے پابند ہیں تو سچ ہی آپ کا واحد ہتھیار ہوتا ہے۔ ان رہنماؤں نے جو کچھ بھی جھیلا، سچ کی راہ سے نہیں ہٹے، اسی لیے وہ عظیم رہنما تھے۔"

راہل گاندھی نے آج کے ہندوستان میں سچائی کی قدر پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ "جب سچ تکلیف دہ بن جائے، تب اسے تھامنا اصل قیادت ہے۔" انہوں نے کہا، "چاہے میں بل گیٹس سے بات کر رہا ہوں یا چیترم موچی سے، میری جستجو ایک جیسی ہوتی ہے۔ کیونکہ اصل قیادت کنٹرول پر نہیں، ہمدردی پر ہوتی ہے۔ اور آج کے ہندوستان میں، جہاں سچ تکلیف دہ ہو چکا ہے، میں نے اپنا راستہ چن لیا ہے۔ میں سچ کے ساتھ کھڑا رہوں گا، چاہے اس کی کوئی بھی قیمت ادا کرنی پڑے۔"

درگاہ اجمیر شریف معاملہ میں مرکزی حکومت کی 'ہندو سینا' کا مقدمہ خارج کرنے کی سفارش

جے پور (ایجنسی) راجستھان کے شہر اجمیر میں واقع خواجہ معین الدین چشتی کی تاریخی درگاہ کو لے کر چل رہے تنازعے میں آج ایک بڑی پیش رفت سامنے آئی ہے۔ ہندو سینا کی طرف سے داخل اس مقدمے میں، جس میں درگاہ کو قدیم شیو مندر قرار دیا گیا ہے، مرکزی حکومت نے سخت موقف اپناتے ہوئے مقدمہ خارج کیے جانے کی سفارش کی ہے۔ یہ سفارش جمعہ 19 اپریل کو اجمیر کی ضلع عدالت میں ہونے والی سماعت کے دوران مرکزی حکومت کے اقلیتی امور کی وزارت کی طرف سے دی گئی۔ وزارت نے اپنے حلف نامے میں کہا کہ ہندو سینا کی طرف سے دائر کیا گیا مقدمہ قانونی طور پر نا قابل سماعت ہے اور اس میں کوئی معقول بنیاد موجود نہیں ہے، جس پر عدالت غور کرے۔

وزارت نے مزید کہا کہ مقدمہ صرف عوامی توجہ حاصل کرنے کے لیے داخل کیا گیا ہے اور اس کا کوئی آئینی یا قانونی جواز نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی وزارت نے اس بات پر بھی اعتراض کیا کہ مقدمے میں حکومت ہند کو فریق نہیں بنایا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ انگریزی میں دائر مقدمے کا درست ہندی ترجمہ بھی عدالت میں پیش نہیں کیا گیا۔ وزارت کے مطابق، مقدمے کے اصل متن اور اس کے ترجمے میں فرق پایا گیا ہے، جبکہ گزشتہ برس 27 نومبر کو عدالت میں ہوئی سماعت کے دوران مخالف فریقین کو اپنا موقف رکھنے کا موقع بھی نہیں دیا گیا۔ ان تمام وجوہات کی بنیاد پر حکومت نے عدالت سے مقدمہ خارج کرنے کی سفارش کی ہے۔

مرکزی حکومت کے اس موقف کو دیکھتے ہوئے عدالت نے آج کی سماعت ملتوی کرتے ہوئے اس معاملے کی اگلی سماعت کے لیے 31 مئی کی تاریخ مقرر کر دی ہے۔ اب عدالت میں آئندہ سماعت کے دوران ہندو سینا کو مرکز کی سفارش پر اپنا جواب داخل کرنا ہوگا۔ اس معاملے پر ردعمل دیتے ہوئے ہندو سینا کے صدر وشنو گپتا نے کہا کہ مقدمے میں اگر کوئی تکنیکی خامی پائی گئی ہے تو اسے دور کیا جائے گا اور قانونی مشورے کے بعد مناسب جواب عدالت میں داخل کیا جائے گا۔ دوسری طرف، مسلم فریق نے مرکزی حکومت کے موقف کا خیر مقدم کیا ہے۔ درگاہ کے خادموں کی نمائندہ تنظیموں کے وکیل آشیش کمار سنگھ نے کہا کہ ہم شروع سے ہی مقدمے کی قانونی حیثیت پر سوال اٹھاتے آئے ہیں۔ ان کے مطابق، اس مقدمے کا مقصد صرف عوامی مقبولیت حاصل کرنا تھا اور اس کے ذریعے فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ مسلم فریق نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا ہے کہ مرکز نے سچائی پر مبنی اور قانون کے مطابق موقف اختیار کیا ہے اور عدالت سے ایک بار پھر اس مقدمے کو خارج کرنے کی اپیل کی ہے۔

سنجولی مسجد کیس: وقف بورڈ نے عدالت میں داخل کیا جواب، 8 مئی سے قبل سنایا جائے گا حتمی فیصلہ!

شملہ (ایجنسی) ہماچل پردیش واقع سنجولی میں موجود مسجد کو لے کر جاری تنازعہ پر عدالتی کارروائی اپنے آخری مراحل میں داخل ہو چکی ہے۔ ہفتہ کے روز سنجولی مسجد میں مبینہ ناجائز تعمیرات کو لے کر میونسپل کارپوریشن کمشنر کی عدالت میں سماعت ہوئی۔ اس دوران وقف بورڈ کی جانب سے عدالت میں جواب داخل کیا گیا۔ ساتھ ہی بورڈ کی طرف سے 2 ذیلی منزلوں کے مالکانہ حقوق کے کاغذات عدالت میں پیش کرنے کے لیے 3 مئی تک کا وقت طلب کیا گیا۔ اس معاملے میں عدالت نے آئندہ سماعت کے لیے 3 مئی کی تاریخ مقرر کی ہے۔ میونسپل کارپوریشن کمشنر نے عدالت میں کہا کہ وہ 8 مئی سے پہلے ہر حال میں اس معاملے پر فائنل آرڈر سنائیں گے۔ اگر ضرورت پڑی تو 3 مئی کے بعد روزانہ میونسپل کارپوریشن کمشنر کے دفتر میں اس معاملے پر سماعت ہوگی۔ ساتھ ہی کمشنر نے مسجد کمیٹی سے اوپر کی 2 منزلوں سے دیواریں جلد از جلد ہٹانے کے لیے کہا ہے۔ سنجولی مسجد کمیٹی کے چیف محمد لطیف نے اس معاملے میں جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ ہفتہ کے روز سماعت میں وقف بورڈ کی طرف سے جواب داخل کر دیا گیا ہے۔ 2 ذیلی منزلوں سے متعلق دستاویز پیش کرنے کے لیے 3 مئی تک کا وقت طلب کیا گیا تھا۔ ساتھ ہی محمد لطیف نے بتایا کہ مسجد میں اوپری منزلوں سے ناجائز تعمیرات ہٹانے پر کام کیا جا رہا ہے۔ مقامی باشندوں کی طرف سے عدالت میں پیش وکیل جگت پال نے کہا کہ ہائی کورٹ نے اس معاملے کا نمٹارہ کرنے کے لیے میونسپل کارپوریشن کمشنر کی عدالت کو 6 ہفتوں کا وقت دیا تھا۔

ساتواں سالانہ عالمی یوم درود کی تیاریاں مکمل عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں زبردست جوش و خروش

آج بعد نماز عشاء سنی بلال مسجد چھوٹا سونا پور ممبئی میں عالمی یوم درود کانفرنس کا انعقاد اور دودھ بازار میں لنگر رسول کا اہتمام

امت مسلمہ تمام مصائب و آلام سے نجات پانے کے لئے اجتماعی وانفرادی طور پر بزم نور درود شریف کی محفلیں سجائیں: الحاج محمد سعید نوری

ممبئی (پریس ریلیز)

درود شریف جہاں بافیض وظیفہ ہے وہیں قرب الٰہی پانے کا بہترین ذریعہ ہے یہی وہ عمل ہے جس کے ذکر و تسبیح کیلئے خود خداوند قدوس حکم فرماتا ہے بلکہ خود کرتا بھی ہے جس کا ثبوت قرآن وحدیث کی متعدد آیات و روایات میں موجود ہے بلاشبہ امت مسلمہ آج جس کرب و درد کے دور سے گزر رہی ہے اگر مسلمان خشوع وخضوع کے ساتھ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں نذرانہ محبت پیش کرے تو دنیا بھر میں امن و امان کا قائم ہوگا بشرطیکہ کہ ہم محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کے سچے شیدائی بن جائیں۔

عامۃ المسلمین کو بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب کرنے کے لئے عیسوی کیلنڈر کے مطابق 20 اپریل آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ پیدائش ہے اسی مناسبت سے آج سے 7 سال قبل رضا اکیڈمی نے 20 اپریل کو عالمی سطح پر یوم درود شریف منانے کا اعلان ممبئی سے کیا تھا اس اعلان کا اثر ہر محبّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دل تک پہنچا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نہ صرف ہندو پاک بلکہ پوری دنیا میں محفلیں ہوئیں اکابرین امت مشائخین طریقت علماء و حفاظ نے اپنے تائیدات رضا اکیڈمی کو پیش کئے اور اس روحانی تقریب کے انعقاد کو باعث خیر و برکت قرار دیتے ہوئے جگہ جگہ محفل درود منعقد کرنے کی اپیلیں جاری کی اور دیکھتے دیکھتے چہار جانب سے محبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سیلاب دیوانہ وار ہو کر اربوں کھربوں کی تعداد میں نذرانہ درود پیش کرنے لگا۔

20 اپریل عالمی یوم درود شریف کے انعقاد سے ایک روز قبل تیاریوں کا جائزہ لیتے ہوئے دفتر رضا اکیڈمی میں علماء کرام کی اہم مشاورت ہوء جس میں بانی رضا اکیڈمی وسرپرست تحریک درود وسلام قائد ملت الحاج محمد سعید نوری صاحب وشہزادہ شیر ملت حضرت مولانا اعجاز احمد کشمیری، حضرت مولانا امان اللہ رضا، حضرت مولانا محمد عباس رضوی، حضرت مولانا ظفر الدین رضوی، حضرت مولانا مفتی نظام الدین رضوی، حضرت مولانا نوشاد احمد قادری وغیرہ نے شرکت کی اور عالمی یوم درود شریف کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا مذکورہ میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے بانی رضا اکیڈمی حضرت الحاج محمد سعید نوری صاحب نے کہا کہ دودر شریف ایسا وظیفہ ہے جو مقبول بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور قبول بھی۔

آج جس طرح سے امت مسلمہ مصائب میں گھری ہے ہر طرف مایوسی اور پریشانی کا سامنا ہے بالخصوص اہل فلسطین پر ظلم ہو رہےہیں ایسے نازک وقت میں ہم کثرت سے ذکر الٰہی کریں بلکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کا ورد ہے ہم اگر سکون واطمینان چاہتے ہیں تو محافل درود شریف کا انعقاد اجتماعی وانفرادی طور پر کریں دورود پاک کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں ان شآء اللہ امت مسلمہ سے تمام پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔ 20 اپریل کو عالمی یوم درود شریف منانے کے سوال پر جواب دیتے ہوئے حضرت نوری صاحب نے کہا کہ پوری دنیا میں تاریخ قمری 12 ربیع الاول پر آمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوس واجتماع ہوتا ہے لیکن عوام الناس کو یہ نہیں معلوم کہ عیسوی کیلنڈر کے مطابق ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ پیدائش کیا ہے فتاویٰ رضویہ کی ایک تحریر پیش نظر کرتے ہوئے 20 اپریل 571 سنہ عیسوی کو ذہن میں لاتے ہوئے 20 اپریل کو عالمی یوم درود شریف کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا تا کہ مذکورہ تاریخ پر پوری دنیا میں شیدائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پروانہ وار ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی محبتوں کا نذرانہ پیش کریں۔

اللہ کا کرم شامل رہا کہ اب یہ پیغام ایک تحریک بن گئی آج دنیا کے کونے کونے گوشے گوشے سے نذرانہ دورر شریف کی خوبصورت آوازیں گونج رہی ہیں۔ عالمی یوم درود شریف کے حوالے سے اعلان کرتے ہوئے شہزادہ شیر ملت حضرت مولانا اعجاز احمد کشمیری صاحب نے کہا کہ درود شریف ایسا عمل ہے جو نہ صرف دنیا بلکہ قبر وحشر میں کام آنے والا عمل ہے لہٰذا ہر لحہ پر پل چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے ہمیں درود شریف کا ورد کرنا چاہیے اب جبکہ 20 اپریل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عیسوی کیلنڈر کے حساب سے ولادت کی تاریخ ہے ہمیں چاہیے کہ ہم اس تاریخ کو ایک تحریک کی شکل میں لیتے ہوئے گھر مکان دوکان مسجد مدرسہ خانقاہ میں درود شریف کا انعقاد کریں اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا حاصل ہوگی۔

حضرت مولانا امان اللہ رضا نے 20 اپریل عالمی یوم درود شریف منانے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ رضا اکیڈمی نے عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نیک تحفہ دیا ہے جو دنیا و آخرت دونوں کیلئے کام آئے گا اس لئے عالمی یوم درود شریف کا انعقاد 20 اپریل کو اپنے اپنے حلقوں میں شاندار طریقے سے کریں۔ شروع سے تحریک درود وسلام سے وابستہ مبلغ تحریک درود وسلام حضرت مولانا محمد عباس رضوی نے قائد ملت الحاج محمد سعید نوری صاحب کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ عالمی یوم درود شریف کا انعقاد محترم نوری صاحب کے تمام کارہائے نمایاں میں ایک اعلیٰ مقام رکھتا ہے انہوں نے جس خلوص کے ساتھ 7 سال قبل ورلڈ درود شریف منانے کا اعلان کیا تھا مجھے ذاتی طور پر اتنی امید نہ تھی لیکن میں اسے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ معجزہ جانتا ہوں کہ اعلان ایک فرد نے کیا لیکن اس کی گونج دنیا بھر میں سنائی دی اور لوگ جوق در جوق اس نیک کام میں شریک ہوئے اور آج عالمی پیمانے پر درود شریف کا نذرانہ پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت مولانا ظفر الدین رضوی نے کہا کہ 20 اپریل عالمی یوم درود شریف جو ایک تحریک بن گئی ہے میں تمام احباب اہلسنت بالخصوص ماں بہنوں اور بچیوں سے کہوں گا کہ گھروں میں خیر و برکت اور گھریلو پریشانیوں سے چھٹکارا پانے کے لیے اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں بچیوں کے ساتھ بیٹھ کر درود شریف کا ورد کریں تا کہ ابھی سے بچوں میں درود پاک کی تلاوت کی عادت بن جائے۔

عالمی یوم درود شریف کے تمام پروگراموں کی مختصر تفصیل دیتے ہوئے کنویز شہزادہ اکبر الحاج محمد سعید نوری صاحب نے کہا کہ اتوار 20 اپریل کو سنی بلال مسجد چھوٹا سونا پور ممبئی میں حضرت آل رسول معین المشائخ علامہ سید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی صاحب سجادہ درگاہ مخدوم سمناں کچھوچھہ شریف قومی صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کی سرپرستی و قائد ملت الحاج محمد سعید نوری صاحب کی قیادت میں عالمی یوم درود شریف کانفرنس کا انعقاد کیا گیا ہے جس میں مشہور خطیب شیر اہلسنت حضرت مفتی سلمان ازہری صاحب قبلہ تشریف لا رہے ہیں آپ سب سے شرکت کی اپیل ہے۔ مزید دودھ والا کمپاونڈ پائیدھونی ممبئی میں اعلیٰ پیمانے پر لنگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام ہے اسی طرح سے سیکڑوں مقامات پر حلقہ ذکر درود شریف و پروگرام کا انعقاد کیا گیا ہے۔ اس مشاورتی میٹنگ میں حضرت مفتی نظام الدین رضوی گوونڈی، حافظ نور عالم صاحب خادم القرآن عبد الرحمٰن ضیائی، محمد عظیم رضوی دہلی، ناظم خان رضوی، وغیرہ موجود تھے۔

بنگلہ دیش: ہندو لیڈر کے قتل سے ہندوستان فکرمند، یونس حکومت کیخلاف اٹھائی آواز

ڈھاکہ (ایجنسی): بنگلہ دیش میں اقلیتی طبقہ (ہندو) کے خلاف مظالم کی خبریں لگاتار سامنے آ رہی ہیں۔ تازہ ترین خبروں کے مطابق ملک میں ایک اہم ہندو اقلیتی لیڈر بھابیش چندر رائے کا اغوا کے بعد قتل کر دیا گیا ہے۔ اس حادثہ کی اطلاع ملتے ہی ہندوستان نے اپنے شدید رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ ہندوستان نے بنگلہ دیش کی یونس حکومت کے خلاف آواز بھی اٹھائی ہے اور موجودہ حالات پر اپنی فکر کا اظہار کیا ہے۔ نئی دہلی نے بنگلہ دیش میں اقلیتی طبقہ کے لیڈر کا قتل کیے جانے پر سخت ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے اس واقعہ کی مذمت کی ہے۔ ساتھ ہی محمد یونس کی قیادت والی بنگلہ دیش کی عبوری حکومت پر اپنے اقلیتی طبقات کی حفاظت کرنے میں ناکام ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔ ہندوستان کی وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے اس تعلق سے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر مطلع کیا ہے کہ "ہم نے بنگلہ دیش میں ہندو اقلیتی لیڈر بھابیش چندر رائے کے اغوا اور ان کے بہیمانہ قتل پر غم کا اظہار کیا ہے۔" رندھیر جیسوال نے اپنی پوسٹ میں لکھا ہے کہ "یہ قتل عبوری حکومت کے تحت ہندو اقلیتوں کے منظم استحصال کا پیٹرن ظاہر کرتا ہے۔ پہلے بھی ایسے واقعات ہوئے، لیکن قصوروار اب بھی سزا سے بچ کر گھوم رہے ہیں۔"

سڑک حادثہ میں ایک ہی کنبہ کے تین افراد سمیت چار کی موت

فتح پور، (یو این آئی) اتر پردیش میں فتح پور ضلع کے کھاگا علاقے میں ہفتہ کی صبح ایک سڑک حادثے میں گنگا ندی میں بیٹے کی استھی کو گنگا ندی میں بہانے جا رہے والد سمیت ایک ہی کنبہ کے تین افراد کے علاوہ ڈرائیور کی موت ہوگئی، جب کہ دو افراد شدید طور پر زخمی ہوگئے۔ پولس ذرائع نے بتایا کہ یہ واقعہ کھاگا تھانہ علاقہ کے مشرقی بائی پاس پر اس وقت پیش آیا جب ایک ارٹیگا کار میں سوار ایک ہی کنبہ کے لوگ استھی کلش لے کر سنگم آ رہے تھے کہ نیشنل ہائی وے 2 میں کھاگا بائی پاس پر کھڑے ڈمپر میں یہ کار پیچھے سے گھس گئی، اس حادثہ میں موقع پر ہی چار لوگوں کی موت ہوگئی جبکہ دو کو سنگین حالت میں اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ دھول جیسوال نے آج یہاں بتایا کہ جھانسی کے دین دیال نگر کے رہنے والے رام کمار شرما کے اکلوتے بیٹے آدتیہ بھارگو کی ندی میں نہاتے ہوئے ڈوبنے سے موت ہوگئی تھی جس کی استھی کلش لیکر والد رام کمار شرما (55)، بیوی کملیش بھارگو (50)، داماد پریاگ (40) اور ڈرائیور شیوم یادو (35) کی راکھ کا کلھا لے جاتے ہوئے موقع پر ہی موت ہوگئی۔ جبکہ رام کمار شرما کی بیوہ، بہو رارو بھارگو اور اکلوتا بیٹا کاشویک (12) بری طرح زخمی ہو کر ہسپتال میں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

کینیڈا میں دو گروہوں کی فائرنگ کے دوران ہندوستانی طالبہ جاں بحق

اوٹاوا(ایجنسی): کینیڈا کے شہر ہیملٹن میں ایک ہندوستانی طالبہ کی ہلاکت کے بعد ہفتہ کو اس کے اہل خانہ نے بیان جاری کرتے ہوئے حکومت ہند سے مطالبہ کیا ہے کہ ان کی بیٹی کی لاش کو جلد از جلد وطن واپس لایا جائے۔ مقتولہ طالبہ ہرسمرت رندھاوا دو سال قبل تعلیم کے لیے کینیڈا گئی تھیں اور وہاں کے مشہور موہاک کالج میں زیر تعلیم تھیں۔ اہل خانہ نے میڈیا سے گفتگو میں بتایا کہ ہرسمرت حادثے کے وقت بس کا انتظار کر رہی تھیں کہ اچانک دو گروہوں کے درمیان جھگڑا ہوا، جس کے دوران فائرنگ شروع ہوگئی۔ انہوں نے کہا کہ ہرسمرت کا ان گروہوں سے کوئی تعلق نہیں تھا لیکن بدقسمتی سے وہ فائرنگ کی زد میں آ گئیں اور گولی لگنے سے موقع پر ہی شدید زخمی ہوگئیں۔ بعد میں انہیں اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے مردہ قرار دے دیا۔ ٹورنٹو میں ہندوستانی قونصلیٹ نے بھی ہرسمرت کی ہلاکت کی تصدیق کرتے ہوئے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر بیان جاری کیا، جس میں کہا گیا کہ وہ طالبہ کے اہل خانہ سے رابطے میں ہیں اور مقامی پولیس معاملے کی جانچ کر رہی ہے۔ مقامی پولیس کے مطابق فائرنگ کے دوران طالبہ کو گولی لگنے کی تصدیق ہوئی ہے۔ اس معاملے میں ملزمان کی تلاش جاری ہے اور پولیس نے گواہوں سے اپیل کی ہے کہ وہ معلومات فراہم کریں۔ واقعہ کے بعد مقامی ہندوستانی برادری میں غم و غصے کی لہر ہے اور لوگوں نے حکومت سے انصاف کا مطالبہ کیا ہے۔ واقعہ سے متعلق مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔

حدیث نبوی ﷺ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب زنا کرنے والا زنا کرتا ہے تو زنا کے وقت اس کا ایمان نہیں رہتا اور جب چوری کرنے والا چوری کرتا ہے تو چوری کے وقت اس کا ایمان نہیں رہتا، لیکن اس کے بعد بھی توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے“۔

Sunan Tirmizi 2625

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوھیانامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

چھوٹے بچوں میں موبائل کی لت، بحران بنتا مسئلہ اور اس کا حل

چھوٹے بچوں میں موبائل فون دیکھنے کی عادت ایک ایسا مسئلہ بن چکی ہے جو نہ صرف ان کی ذہنی، جسمانی اور سماجی نشوونما کو متاثر کرتا ہے بلکہ والدین کے لیے بھی پریشانی کا سبب بنتا جا رہا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس عادت کی ابتدا والدین کی جانب سے ہی ہوتی ہے۔ جب بچہ روتا ہے تو ماں باپ یا دیگر قریبی افراد اس کے ہاتھ میں موبائل تھما دیتے ہیں، تاکہ وہ چپ ہو جائے یا کسی اور طرف متوجہ ہو جائے۔ یوں بچہ شروع سے ہی یہ سیکھ لیتا ہے کہ موبائل نہ صرف تفریح کا ذریعہ ہے بلکہ رونے یا ضد کرنے کا انعام بھی ہے۔ اکثر گھروں میں مائیں جب کاموں میں مصروف ہوتی ہیں تو وہ بچوں کو موبائل دے کر بٹھا دیتی ہیں تاکہ وہ خلل نہ ڈالے۔ اسی طرح خاندان کے دوسرے افراد بھی بچوں کو خوش کرنے کے لیے یوٹیوب یا گیمز دکھا دیتے ہیں۔ یوں آہستہ آہستہ یہ ایک روزمرہ معمول بن جاتا ہے اور پھر جب والدین اس عادت کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو بچے شدید ردعمل دیتے ہیں، روتے ہیں، چیختے ہیں اور ضد کرتے ہیں۔ لیکن یہ ردعمل اسی تربیت کا نتیجہ ہے جو والدین نے خود انہیں دی ہوتی ہے۔ اس عادت کی اصل جڑ والدین کا طرزِ عمل ہے۔ بہت سے ماں باپ خود بھی موبائل فون میں اس قدر مگن ہوتے ہیں کہ بچے ان کی توجہ سے محروم رہ جاتے ہیں۔ بچوں کو جب پیار، گفتگو اور توجہ نہ ملے تو وہ ایسے ذرائع کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جہاں انہیں رنگ، آواز، حرکت اور فوری ردعمل ملتا ہے۔ موبائل فون ان تمام عناصر کا مجموعہ ہے، اس لیے وہ بچوں کو بہت لبھاتا ہے۔

بچوں میں موبائل کی لت کو روکنے کے لیے سب سے پہلے والدین کو اپنی ترجیحات کا جائزہ لینا ہوگا۔ اگر وہ خود موبائل یا ٹی وی میں مصروف رہیں گے تو بچوں کو روکنے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ گھر میں ایسا ماحول بنانا ہوگا جہاں موبائل صرف ضرورت تک محدود ہو، نہ کہ تفریح اور خاموشی کا آسان ذریعہ۔ مائیں اگر دن میں کچھ وقت بچوں کے ساتھ کھیلنے، کہانیاں سنانے اور بات چیت میں گزاریں تو بچے قدرتی طور پر اس طرف مائل ہو جائیں گے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ بچے سب سے زیادہ توجہ کے محتاج ہوتے ہیں۔ جب انہیں محبت، مصروفیت اور رفاقت ملتی ہے تو وہ کسی اسکرین سے بندھے نہیں رہتے۔ رات کو سونے کا وقت بچوں کی ذہنی صحت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ آج کل کے بہت سے بچے دیر تک جاگتے ہیں کیونکہ وہ موبائل یا ٹی وی میں لگے رہتے ہیں۔ اگر والدین خود جلدی سونے لگیں اور گھر میں نیند کے لیے مناسب ماحول پیدا کریں تو بچوں میں بھی وقت پر سونے کی عادت پروان چڑھ سکتی ہے۔ سونے سے پہلے کہانی سنانا، لوری دینا، یا ہلکی موسیقی سنانا وہ روایتی طریقے ہیں جنہیں دوبارہ زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔

یہ بھی ضروری ہے کہ والدین بچوں کے لیے ایک متوازن روزمرہ ترتیب دیں، جس میں مطالعہ، کھیل، گھریلو ذمہ داریاں اور اہلِ خانہ کے ساتھ وقت شامل ہو۔ جب بچے کا دن بھر کا وقت مثبت سرگرمیوں میں گزرے گا تو اس کے پاس موبائل مانگنے کی گنجائش ہی کم رہ جائے گی۔ اسی طرح اگر بچہ ضد کرے یا رونا شروع کرے تو فوری طور پر موبائل دینے کے بجائے اس کے ساتھ کھیلنے یا کہانی سنانے کی کوشش کریں۔ وہ لمحہ وقتی طور پر شاید مشکل ہو، لیکن بار بار یہ طرزِ عمل اختیار کرنے سے بچے کے رویے میں تبدیلی آسکتی ہے۔ یاد رکھیں کہ بچے جو دیکھتے ہیں، وہی سیکھتے ہیں۔ اگر وہ یہ دیکھیں گے کہ ان کے والدین بھی ہر وقت اسکرین کے سامنے ہیں تو وہ بھی یہی رویہ اختیار کریں گے۔ اس لیے سب سے پہلا قدم والدین کو خود اٹھانا ہوگا۔ صرف بچوں کو روکنے سے کچھ نہیں ہوگا جب تک کہ خود بالغ افراد اس عادت میں تبدیلی نہ لائیں۔ موبائل ایک ٹول ہے، اس کا غلط یا بے جا استعمال ہی اسے مسئلہ بناتا ہے۔ بچوں کی ابتدائی عمر ان کی شخصیت کی بنیاد رکھتی ہے۔ اگر اسی مرحلے پر ان کا وقت اسکرینز کی نذر ہو جائے تو وہ حقیقی زندگی کے تجربات سے محروم رہ جاتے ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو حقیقی دنیا سے جوڑیں، ان کے ساتھ چلیں، کھیلیں، بات کریں، اور سب سے بڑھ کر انہیں اپنی محبت اور توجہ دیں۔ مسئلہ صرف موبائل کا نہیں، اصل مسئلہ والدین کے رویے اور وقت کی تقسیم کا ہے۔ جب یہ درست ہو جائے تو بچوں کو موبائل کی عادت سے چھڑانا نہایت آسان ہو جاتا ہے۔

عدل وانصاف کے حصول کے ساتھ اوقافی املاک کا تحفظ ضروری

ناظم الدین فاروقی، سینئر مبصر

مسلمانوں کو اس بات کا یقین ہے کہ جس طرح پارلیمنٹ میں 288 حکمران پارٹی کے ووٹوں کے خلاف اپوزیشن کے 232 اراکین پارلیمنٹ نے مخالفت میں ووٹ کا استعمال کر کے یہ ثابت کر دیا کہ وہ سیکولر کردار کو کبھی تباہ ہونے نہیں دیں گے یہ ایک خوش آئند طرز عمل ہمارے سامنے آیا ہے۔ اس سے سیکولر سیاسی پارٹیوں کو فی الفور کوئی فائدہ تو حاصل ہونے والا نہیں تھا لیکن ملک کے دستور اور جمہوریت کے سیکولر کردار کی برقراری کے لئے بڑی قابل تحسین جدوجہد کی۔ کپل سبل، سنگھوی اور راجیو دھون نے اپنے مذہب سے بہت اونچا اٹھ کر اپنی ذاتی قانونی لڑائی کی طرح یہ قانونی لڑائی لڑی۔ کپل سبل نے کہا کہ مائی لارڈ یہ صرف وقف کی زمین کا معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ اسلام کی روح کی شناخت کا معاملہ ہے یہ ہماری مساجد، قبرستان اور مدارس کی حفاظت کا معاملہ ہے۔ ”جس زمین پر صدیوں سے لوگ نماز پڑھتے ہیں دعا کرتے ہیں اور تعزیت کے لئے قبریں بنانے کے لئے استعمال کرتے آرہے ہیں اگر وہ حکومت کے ریکارڈ میں نہیں ہے تو کیا اب وہ وقف نہیں مانی جائے گی۔ کیا دعاؤں کا کوئی دستاویز ہوتا ہے، کیا مزار پر چادر چڑھانے کا کوئی رجسٹریشن ہوتا ہے۔ سپریم کورٹ کے تمام سیکولر وکلاء اور قانون دانوں میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ اس سے مسلمانان ہند نے اطمینان کی سانس لی اور ہندوستان کی سیکولر جمہوریت پر یقین پختہ ہوا۔ لیکن اسی وقت اگر ہم حکومت کے خلاف سپریم کورٹ میں قانونی لڑائی میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں تو خود مسلمانوں کے درمیان اوقافی جائیدادوں کے تحفظ کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔“

ہندوستان کی سیکولر جمہوریت کے اقدار کی کرنیں پھر ایک مرتبہ روشن ہو گئیں۔ تکثیری سماج ہونے کے باوجود اقلیتوں کے دستوری حقوق کے تحفظ کے لئے سیکولر سیاسی پارٹیوں نے 2 اور 3 / اپریل کو پارلیمنٹ میں وقف ترمیمی بل کے خلاف جو مدلل دوٹوک مباحث کئے اور پھر 17 / اپریل 25 کو سپریم کورٹ میں چیف جسٹس آف انڈیا کے 3 رکنی بنچ چیف جسٹس سنجیو کھنہ، جسٹس منوج متھرا اور جسٹس کے وی وشیواناتھن نے وقف پر بنائے گئے دستور کے دستوری حقوق شق نمبر 26 کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے جو وقف قانون ”امید“ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں منظور کیا گیا اور جس کو صدر جمہوریہ ہند نے بھی منظوری دے دی اور وہ اسی دن سے نافذ العمل بھی ہو چکا تھا۔ سیکولر سیاسی پارٹیوں، مسلمانوں کی مختلف 80 سے زیادہ افراد وملی وسیاسی جماعتوں نے اس کے خلاف سپریم کورٹ میں عرضی داخل کی تھی۔ چیف جسٹس آف انڈیا نے ملک کے مایہ ناز وکلاء کپل سبل، ابھی شیکھ سنگھوی، راجیو دھون کے مدلل مباحث کے بعد اقلیتوں کے حقوق کی خلاف ورزی کئے جانے والے شقوں کے متعلق سرکاری سالیسیٹر جنرل تو شار مہتا سے چبھتے ہوئے سوالات کئے۔ جس میں اوقافی جائیدادوں کا استعمال با تصرف دوسرے وقف سنٹرل کونسل اور ریاستی وقف بورڈس میں 2 یا دو سے زیادہ غیر مسلموں کی شمولیت اور تیسرے ضلع کلکٹر کو وقف اراضی کے سلسلہ میں دئے گئے بے جا عدالتی جوڈیشل اختیارات اور داخل درآمد کی اجازت شامل تھی۔ اس پر سالیسیٹر جنرل کوئی تشفی بخش جواب نہیں دے سکے۔

سرکار کو نوٹس دی گئی کہ سرکاری وکیل نے جواب داخل کرنے کے لئے دو ہفتوں کا وقت مانگا۔ ان تینوں معاملات میں چیف جسٹس آف انڈیا سنجو کھنہ نے 5 مئی 25 تک حکومت پر روک لگاتے ہوئے کہا کہ کسی بھی قسم کی نہ تبدیلی لائی جائے اور نہ نئے قوانین کا ان تینوں اُمور میں نفاذ ہوگا۔ ہندوستان کے تمام سیکولر طبقے سیاسی جماعتوں کے علاوہ مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ 2014 میں مودی حکومت کے آنے کے بعد سے آج تک 10 سالوں میں مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے سپریم کورٹ میں عدل وانصاف کے لئے لڑی جانے والی قانونی لڑائی میں اسے پہلی جزوی کامیابی قرار دیا جا رہا ہے۔

وقف قانون 25 میں جو دفعات شامل کئے گئے ہیں وہ کسی دوسرے غیر مسلم مذہبی اداروں، ٹرسٹوں اور محکمہ جات میں اس طرح مذہبی حقوق پامال نہیں کی گئی۔ صرف مسلمانوں کے وقف قوانین کو نشانہ بناتے ہوئے بغض عداوت اور انتقام پر مبنی مذکورہ تین دفعات شامل کی گئیں۔ جس پر مسلمانوں کے لئے تمام سیکولر جماعتوں، قانون دانوں، دانشوروں، سماجی جہد کاروں نے کھل کر نہ صرف ساتھ دیا بلکہ قدم بہ قدم شانہ بشانہ اس کے خلاف سپریم کورٹ میں مقدمات دائر کئے اور وہ احتجاج میں شامل رہے۔ 17 / اپریل کو سپریم کورٹ کی جانب سے تین دفعات پر روک لگانے سے RSS / بی جے پی اور تمام زعفرانی طاقتوں کی نیندیں حرام ہو گئیں۔ اس کو لے کر یہ فرقہ پرست جماعتیں سخت پریشان ہیں کہ 5 / مئی 25 کو اگر روک کو مستقل بحال کرتے ہوئے دستور کے خلاف تینوں دفعات کو ہمیشہ کے لئے ساقط کر دیے تو پھر فوری طور پر بی جے پی کے پاس سوائے عملدرآمد کے اور کوئی راہ نہیں رہ جائے گی۔ انہیں مسلمانوں کو تنگ کرنے کے بہت سوچ سمجھ کر ایک نئی سازش اور منصوبہ بندی کرنی پڑے گی۔ مودی اور ان کی پارٹی کے وزراء یہ لغو پروپگنڈہ کرتے رہے کہ غریب مسلمان عورتوں ماؤں کے فلاح و بہبود اور وقف کی ہونے والی آمدنی سے فائدہ پہنچانے کے لئے نیا وقف قانون UMEED لایا گیا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ 2013 میں جب کانگریس حکومت اسی مقصد کے لئے ایک وقف ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹیڈ بنایا اور اس میں حکومت رفاہی فلاحی خدمات کے لئے 5 ہزار کروڑ روپے دیئے تھے۔

مسلمانوں کو اس بات کا یقین ہے کہ جس طرح پارلیمنٹ میں 288 حکمران پارٹی کے ووٹوں کے خلاف اپوزیشن کے 232 اراکین پارلیمنٹ نے مخالفت میں ووٹ کا استعمال کر کے یہ ثابت کر دیا کہ وہ سیکولر کردار کو کبھی تباہ ہونے نہیں دیں گے یہ ایک خوش آئند طرز عمل ہمارے سامنے آیا ہے۔ اس سے سیکولر سیاسی پارٹیوں کو فی الفور کوئی فائدہ تو حاصل ہونے والا نہیں تھا لیکن ملک کے دستور اور جمہوریت کے سیکولر کردار کی برقراری کے لئے بڑی قابل تحسین جدوجہد کی۔

کپل سبل، سنگھوی اور راجیو دھون نے اپنے مذہب سے بہت اونچا اٹھ کر اپنی ذاتی قانونی لڑائی کی طرح یہ قانونی لڑائی لڑی۔ کپل سبل نے کہا کہ مائی لارڈ یہ صرف وقف کی زمین کا معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ اسلام کی روح کی شناخت کا معاملہ ہے یہ ہماری مساجد، قبرستان اور مدارس کی حفاظت کا معاملہ ہے۔

”جس زمین پر صدیوں سے لوگ نماز پڑھتے ہیں دعا کرتے ہیں اور تعزیت کے لئے قبریں بنانے کے لئے استعمال کرتے آرہے ہیں اگر وہ حکومت کے ریکارڈ میں نہیں ہے تو کیا اب وہ وقف نہیں مانی جائے گی۔ کیا دعاؤں کا کوئی دستاویز ہوتا ہے، کیا مزار پر چادر چڑھانے کا کوئی رجسٹریشن ہوتا ہے۔ سپریم کورٹ کے تمام سیکولر وکلاء اور قانون دانوں میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ اس سے مسلمانان ہند نے اطمینان کی سانس لی اور ہندوستان کی سیکولر جمہوریت پر یقین پختہ ہوا۔ لیکن اسی وقت اگر ہم حکومت کے خلاف سپریم کورٹ میں قانونی لڑائی میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں تو خود مسلمانوں کے درمیان اوقافی جائیدادوں کے تحفظ کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔“

اوقافی جائیدادوں کا تحفظ ایک بڑا مسئلہ ہے:-

اوقافی جائیدادوں کا معاملہ ہر سطح پر بگڑا ہوا اور افراط و تفریط کا شکار ہے۔ کہیں اوقافی کمیٹیاں اور متولیاں دیانت دار ہیں تو وہ اتنے بھولے اور نادان ہوتے ہیں کہ سامنے والا لینڈ گرابر لُوٹ پھر کر کے کس طرح سے عدالتی حکمناموں کے ذریعہ خاموشی سے حاصل کر لیتا ہے۔ عدالت بازی بہت مہنگی ہو چکی ہے غریب کمیٹیوں اور متولیوں کی مالی حالت اتنی اچھی نہیں ہوتی کہ وہ دولت مندی، طاقت ور پالیسی لینڈ گرابرس کا بہتر انداز میں مقابلہ کر سکے۔

ابتدائے اسلام سے ہی وقف کے خدمت گذاروں، کارکنوں او روقف کے ملازمین کے لئے باضابطہ تنخواہیں، معاشی مسائل اور ان کے خاندانوں کی خوشحالی کے لئے کفاف کی پوری گنجائش شریعت میں رکھی گئی۔ مسجد، قبرستان، عید گاہوں، درگاہوں، مدارس کے انتظامی اُمور میں جو عملہ کام کرتا ہے اوقافی جائیدادوں سے ہونے والی آمدنیوں یا عطیات وجمع چندوں میں ان کا بھی شرعی حق وحصہ ہے۔ اس کے لئے ساری دنیا میں صدیوں سے ہمارے سلف، حکمران مسلمان امراء و بادشاہ ہمیشہ خُدام کا خیال رکھتے ہوئے برائے معاش کئی قیمتی جائیدادیں وقف کیں۔

جب کہ حقیقت یہ ہے کہ 2013 میں کانگریس حکومت اسی مقصد کے لئے ایک وقف ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹیڈ بنایا اور اس میں حکومت نے رفاہی فلاحی خدمات کے لئے 5 ہزار کروڑ روپے دیئے تھے۔

مودی سرکار وہ 5 ہزار کروڑ روپے کا فنڈ واپس لے لی اور وقف ڈیولپمنٹ کو بند کر دیا۔ اس کا ذکر انہی کی تقریر یا بیان میں پیش کیا جاتا ہے۔ بلکہ یہ جھوٹ پھیلایا جا رہا ہے کہ مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے یہ قانون لایا گیا ہے۔ بھرے پارلیمنٹ میں آن ریکارڈ حکومت وقت کی قیادت اتنا جھوٹ بول سکتی ہے تو پھر حکومت کی نیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

صدیوں سے جاری وقف اور اوقافی جائیدادوں کے ملازمین کے تنخواہوں، مشاہروں یا کفاف پر کوئی قبضہ، امام عصر بھی اعتراض نہیں کر سکتا۔ لیکن اصل سب سے بڑا مسئلہ صدیوں سے دی جانے والی اوقافی جائیدادوں کا تحفظ ہے۔ آزادی کے بعد سے وقف بورڈ چونکہ حکومت وقت کا شعبہ ہوتا ہے۔ سیاسی کرپشن اور بدعنوانیاں اوقاف تک پہنچ گئیں اور حکومتی انتظامیہ، سیاست دانوں کی مدد سے بعض اوقافی جائیدادوں کی کمیٹیاں اور متولیان لینڈ گرابنگ کرتے ہوئے اوقافی جائیدادوں کو لوٹنے کے لئے تعاون کرتے رہے۔ اگر مساجد، قبرستان، عیدگاہوں، درگاہوں کے متولیان و کمیٹیاں امین دیانت دار ہوتے تو ملک کے طول وعرض میں اوقافی جائیدادوں کی اتنی بڑی تباہی نہیں ہوتی۔ مسلم سماج میں اکثر جو سیاسی، سماجی، مذہبی کارکن بڑے متحرک نظر آتے ہیں ان میں کی ایک اچھی خاصی تعداد اوقافی جائیدادوں کے ساتھ اُلٹ پھر اور چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے غیر قانونی قابضین اور بڑے لینڈ گرابرس کی منظم پیمانے پر مدد کرتے ہیں۔ اور یہ پیسہ ان کے سیاسی آقاؤں تک جاتا ہے۔ حال ہی میں ایک مستند جاری وقف مسودہ کے مطابق کرناٹک میں 27 ہزار ایکڑ وقف اراضی جس کی مارکٹ قدر 2 لاکھ کروڑ کی تھی قبضے کر کے فروخت کر دی گئی۔

تلنگانہ میں جملہ 33,929 وقف کے املاک تھے جس میں سے 75% ناجائز قبضوں کا شکار ہو کر ہڑپ کر لے گئے۔ جس میں مساجد، قبرستان، درگاہوں، عیدگاہوں اور مدارس کی اوقافی اراضی شامل ہے۔

دہلی میں 15 ویں صدی سے جتنے وقف اراضیات تھیں وہ سب پر قبضے ہو چکے ہیں۔ دہلی ڈیفنس کالونی، لودھی عہد کے ایک وزیر شیخ علی کی موقوفہ زمین تھی۔ حال ہی میں جب مرکزی حکومت اوقافی جائیدادوں کو تحلیل کرتے ہوئے سرکاری زمینات میں ضم کرنے کا مرافعہ دہلی ہائی کورٹ میں داخل کیا تو دہلی وقف بورڈ نے تحریری طور پر عدالت کو NOC کوئی اعتراض نہیں کا اقرار نامہ داخل کیا۔ دہلی کے مشہور قیمتی 123 اوقاف جائیدادیں حکومت نے حاصل کر لیں۔

حکومت مہاراشٹرا کے سابق چیف اگیزیکیٹیو آفسر وقف بورڈ کو اسی الزام کے تحت معطل کر دیا کہ وہ اوقافی جائیدادیں کو غیر اوقافی جائیدادوں کا سرٹیفکیٹ NOC جاری کر کے کئی جائیدادیں لینڈ گرابرس کے حوالے کر دی تھیں۔ گجرات میں بی جے پی حکومت کی جانب سے صدیوں قدیم مساجد، عیدگاہوں اور درگاہوں کو منہدم کرنے اور اوقافی جائیدادیں ہڑپ لینے کی ایک مہم جاری ہے۔ کہا یہ جا رہا ہے کہ مسلمانوں کی گجرات میں اتنی چھوٹی اقلیت ہے پھر ان کے وقف اگر 39.940 ایکڑ جائیدادیں کیوں؟

اس طرح یو پی میں 2,17,161 ایکٹر اوقافی جائیدادیں ہیں ان پر ہر دن بلڈوزر چل رہا ہے۔ اوقافی جائیدادوں پر حکومتی اداروں نے بغیر کسی نوٹیفیکیشن کے ذریعہ قبضہ کر لیا تھا۔ اس کے خلاف یو پی وقف بورڈ نے عدالتوں میں مقدمات دائر کرنے کی کوشش کی۔ یوگی ادیتھ ناتھ نے راتوں رات ان عہدیداروں کو معطل کرنے کی دھمکی دی اور کہا کہ تمام مقدمات جو حکومت یو پی کے خلاف دائر کئے گئے تھے واپس لئے جائیں کوئی بھی وکیل اوقافی جائیدادوں کا عدالتوں میں مقدمہ نہ لے۔ اب کسی کو ہمت نہیں اوقافی جائیدادوں کے حصول کے لئے عدالتوں میں کوئی مقدمہ دائر کرے۔

مدھیہ پردیش میں بی جے پی چیف منسٹر نے گذشتہ ماہ مارچ میں ریاست کے 33,972 ایکٹر پر سوالیہ نشان کھڑا کرتے ہوئے حکومت کو ان جائیدادوں کو حاصل کرنے کا حکمنامہ جاری کیا۔

اگر مسلمانوں کی مقامی آبادی بد دیانت کمیٹیوں اور متولیوں پر اپنے گرفت مضبوط کرتے ہوئے انہیں ان کی غلط کاریوں اور لینڈ گرابنگ پر انہیں معطل نہ کرے تو پھر ہر سال اوقافی جائیدادیں اسی طرح ہڑپ کر لی جائیں گی۔ بعض کمیٹیاں مسجد، قبرستان، عیدگاہوں کی نگہداشت کرتیں ہیں یا تعمیر کرتیں ہیں وہ اس میں غبن یا اراضی پر ناجائز قبضوں کو آسان بنانے کے لئے اپنے اور اغیار کو بھرپور مدد فراہم کرتیں ہیں۔

دور دراز دیہی مقامات پر اکثر متولیاں اور کمیٹی کے ارکان غیر تعلیم یافتہ نیم پڑھے لکھے ہوتے ہیں۔ ان کی کم علمی اور جہالت بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ کئی اوقافی جائیدادوں پر علاقے کے طاقتور ایم پی، ایم ایل اے یا منسٹرس کے کارکن قبضہ کر لیتے ہیں اب ان کے خلاف قانونی طور پر لڑنے کی ان کمیٹیوں اور متولیوں میں سکت نہیں ہوتی۔

قابضین مہنگے اور بڑے بڑے وکلاء کی خدمات حاصل کرتے ہیں۔ ججس کو رشوت دے کر اپنے حق میں فیصلے حاصل کرتے ہیں۔ جبکہ یہ بیچارے نیم پڑھے لکھے غریب مسلمان انتہائی کمزور غیر معروف سستے وکلاء کی خدمات حاصل کرتے ہیں۔ ان کے وکلاء خود اپنے موکلوں کو مقدمہ کی صحیح نوعیت سے مطلع نہیں کرتے بلکہ آخری وقت تک یہ باور کرواتے رہتے ہیں کہ ہم جیتنے والے ہیں۔ ہمارا مقدمہ بہت مضبوط ہے ہمیں ہائی کورٹ جانا پڑے گا۔ ہارے ہوئے مقدمات کی کاپیاں دے کر انہیں غلط باور کروایا جاتا ہے۔ کئی تو ہارے ہوئے مقدمات کی کاپیاں جھوٹ بول کر موکلین کو دیتے ہیں کہ ہم نے مقدمہ جیت لیا اب صرف ایک آرڈر لے کر قبضہ حاصل کرنا ہے۔ وغیرہ

ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمانوں کی چھوٹی بڑی ملی تنظیمیں اور جماعتیں، ادارے مسلم معاشرہ میں امانت داری اور اوقافی جائیدادوں کے تحفظ کے لئے شعور بیدار کریں اور ایک ایسا انقلاب برپا کریں کہ آئندہ تراث اسلامیہ کی حفاظت کے لئے اجتماعی زندگی میں امانت داری اور دیانت داری کو اولین ترجیح دیں اور ایک ایک انچ مسجد، قبرستان، عیدگاہ و درگاہوں اور مدارس کی زمینات کی حفاظت میں اپنا اہم کردار ادا کریں۔ یہ دینی جماعتوں کا فریضہ ہے کہ وہ اپنے ذمہ داروں اور کارکنوں کو تربیت دیں اور اوقافی جائیدادوں کے تحفظ کے لئے فعال رول ادا کریں۔

مخلص دیانت دار اسلامی جماعتوں کی تماشا بینی کا فائدہ بد دیانت سیاسی اور سماجی کارکن اُٹھاتے ہیں۔ ان پر اگر کوئی روک لگا سکتے ہیں تو متحرک دینی جماعتوں کے کارکنان، ملک، ملت اور جماعتی اختلاف سے اوپر اونچا اُٹھ کر یہ فریضہ انجام دینے کی ضرورت ہے۔ یہ اللہ کی امانتیں ہیں ہمیں آئندہ نسل مسلم تک حفاظت کے ساتھ منتقل کرنا ہے۔

XXXXX

حج: تزکیۂ نفس اور سلوکِ ربانی کا پہلا قدم

مولانا طارق بارہ بنکوی

یہ بات محتاجِ بیان نہیں کہ حج اسلام کے ان پانچ ستونوں میں سے ایک ہے جن پر دین کی عمارت قائم ہے۔ یہ وہ عبادت ہے جس میں مالی، جسمانی اور روحانی تمام پہلو اپنی جامع ترین شکل میں جمع ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک ایسا مبارک سفر ہے جس کا ہر قدم تقربِ الٰہی، اطاعتِ نبوی اور امتِ مسلمہ کی وحدت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اس عظیم فریضے کی ادائیگی محض چند ظاہری افعال کی تکمیل کا نام ہے؟ کیا محض احرام باندھ کر لبیک کہنا، طواف اور سعی کرنا، عرفات میں وقوف اور جمرات کو کنکریاں مارنا، اس عبادت کی روح کو حاصل کر لینے کے لیے کافی ہے؟ یقیناً نہیں!

اس حقیقت کو اگر نظر انداز کیا گیا تو حج محض ایک رسمی عبادت بن کر رہ جائے گا، جس کے اثرات نہ دل پر ہوں گے، نہ زندگی پر۔ یہی وجہ ہے کہ دورِ حاضر میں حج تربیتی کیمپوں کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ محسوس کی جا رہی ہے۔ یہ کیمپ صرف معلومات کی فراہمی کے لیے نہیں ہوتے بلکہ ان کا مقصد حاجی کے ذہن و دل کو اس عبادت کے لیے آمادہ کرنا ہے جو عمر بھر میں صرف ایک بار فرض ہوتی ہے، لیکن اگر صحیح طور پر ادا ہو جائے تو انسان کی پوری زندگی کا رخ بدل دیتی ہے۔

حج تربیتی کیمپوں کی سب سے بڑی افادیت یہ ہے کہ وہ حاجی کو نہ صرف حج کے ظاہری افعال کی ترتیب اور طریقے سکھاتے ہیں بلکہ اس عبادت کی روح اور حقیقت سے بھی روشناس کراتے ہیں۔ آج عام طور پر حج کی تیاریوں میں ہم نے جن چیزوں کو اہمیت دی ہے، وہ صرف سفری لوازمات، ہوٹل کی سہولت، ٹرانسپورٹ اور کھانے پینے کے انتظامات ہیں۔ جبکہ اس عبادت کی اصل تیاری وہ ہے جو دل و دماغ کو اللہ کی یاد، تقویٰ، عاجزی، اور بندگی کے حقیقی مفہوم سے آشنا کرے۔

تربیتی کیمپوں میں علمائے کرام، مفتیانِ عظام اور تجربہ کار حضرات جس انداز سے حاجیوں کو مناسکِ حج، احکامِ شریعت اور فقہی مسائل سے روشناس کراتے ہیں، وہ ایک ایسا ذریعہ ہے جو لاکھوں مسلمانوں کو گمراہی، غلطی اور جہالت سے بچا لیتا ہے۔ اگر ان کیمپوں کی رہنمائی نہ ہو تو حاجی وہی افعال جن پر حج کی قبولیت موقوف ہے، ان میں غلطی کر بیٹھے اور شاید اسے احساس بھی نہ ہو کہ اس نے کس اہم سنت کو ترک کر دیا۔

پھر یہ کیمپ صرف عبادات کی تکنیکی تفصیلات کا مجموعہ نہیں ہوتے بلکہ ان میں اللہ کے حضور اخلاص، خشوع، اور تواضع پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ دلوں کو نرم کیا جاتا ہے، آنکھوں کو اشکبار کیا جاتا ہے، زبانوں کو ذکرِ الٰہی کی حلاوت چکھائی جاتی ہے۔ یہ وہ روحانی فضا ہے جس میں انسان دنیا کے بکھیڑوں سے نکل کر اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

حج کا ایک پہلو وہ بھی ہے جو امتِ مسلمہ کی اجتماعیت، اخوت، مساوات اور وحدت کا پیغام دیتا ہے۔ جب ایک سفید احرام میں ملبوس لاکھوں انسان ایک ہی میدان میں جمع ہوتے ہیں، ایک ہی نعرہ بلند کرتے ہیں، ایک ہی مقصد کے لیے حرکت کرتے ہیں، تو یہ منظر بتاتا ہے کہ اسلام نے نسلی، لسانی، جغرافیائی اور معاشرتی تفریق کو کیسے مٹا دیا۔ حج تربیتی کیمپوں میں اگر ان پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے تو ہر حاجی اپنی ذات سے بلند ہو کر پوری امت کا نمائندہ بن کر بیت اللہ کی طرف رخ کرے گا۔

ان کیمپوں میں اس بات پر بھی زور دیا جاتا ہے کہ حج کے بعد انسان کی زندگی میں کیا تبدیلی آنی چاہیے۔ وہ جو بیت اللہ میں حاضر ہو کر گناہوں سے توبہ کرتا ہے، عرفات کے میدان میں ہاتھ پھیلا کر مغفرت مانگتا ہے، شیطان کو کنکریاں مار کر اپنی نفسانی خواہشات سے جنگ کا اعلان کرتا ہے، کیا وہ لوٹ کر وہی پرانی زندگی اختیار کر لے؟ تربیتی کیمپ اسی نکتے پر توجہ دلاتے ہیں کہ حج کے اثرات زندگی بھر باقی رہنے چاہئیں۔

حج کی عبادت کا ایک بڑا حصہ صبر، ایثار، قربانی اور نظم و ضبط سے عبارت ہے۔ آج جب دنیا خودغرضی، جلد بازی اور انانیت کا شکار ہو چکی ہے، تو حج ایک ایسی عملی تربیت گاہ بن سکتا ہے جہاں انسان دوسروں کے لیے جینا سیکھتا ہے، اپنی خواہشات کو اللہ کی رضا کے لیے قربان کرتا ہے، اور سچائی، دیانت اور خلوص کی روش اختیار کرتا ہے۔ تربیتی کیمپوں میں اگر ان اوصاف پر بھی روشنی ڈالی جائے تو حج کا پیغام زندگی کے ہر گوشے میں نمایاں ہوگا۔ یہ کیمپ حاجیوں کو اس بات کی بھی ترغیب دیتے ہیں کہ وہ اپنی عبادت کو دکھاوا، ریاکاری اور فخر وغرور سے بچائیں۔ کیونکہ حج جیسی عبادت، اگر خالص نہ ہو، تو نجات کا ذریعہ نہیں بنتی بلکہ وبالِ جان بن جاتی ہے۔ ایک حاجی جو طواف کے دوران دوسروں کو دھکے دے، سعی میں شور شرابہ کرے، منیٰ اور عرفات میں فتنہ و فساد کا سبب بنے، وہ دراصل حج کے مقصد ہی کو فوت کر دیتا ہے۔

حج تربیتی کیمپ ایک معنوی درسگاہ ہیں جہاں سے حاجی صرف علم ہی نہیں بلکہ روحانی بصیرت لے کر نکلتا ہے۔ وہ جان لیتا ہے کہ طواف صرف خانہ کعبہ کے گرد نہیں بلکہ اللہ کے حکم کے گرد گھومنے کا نام ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ سعی صرف صفا و مروہ کے درمیان دوڑنے کا عمل نہیں بلکہ اس بات کی علامت ہے کہ ایک مومن کو اپنی کوشش کبھی ترک نہیں کرنی چاہیے، چاہے ظاہری اسباب نظر نہ آئیں۔ یہ بھی قابل توجہ ہے کہ ان کیمپوں کے ذریعے بہت سے ایسے حضرات جو علمی طور پر کمزور ہوتے ہیں، انہیں دین کے بنیادی احکام بھی معلوم ہو جاتے ہیں۔ کئی مرتبہ ان تربیتی مجالس میں شرکاء کی اصلاح اس قدر ہو جاتی ہے کہ وہ صرف حاجی بن کر نہیں بلکہ مبلغِ دین بن کر واپس لوٹتے ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ان حج تربیتی کیمپوں کا دائرہ مزید وسیع کیا جائے، ان میں صرف علمائے دین ہی نہیں بلکہ ماہر نفسیات، تربیت یافتہ منتظمین، اور تجربہ کار افراد کو بھی شامل کیا جائے جو حاجیوں کی ہر پہلو سے رہنمائی کریں۔ یہ تربیت کسی مدرسے یا یونیورسٹی کی کلاس نہیں بلکہ ایک روحانی مشن ہے، جو فرد کو بدل کر ایک بہتر انسان، بہتر مومن، اور بہتر شہری بنا دیتا ہے۔

حج کا مہینہ قریب آ رہا ہے۔ ہزاروں لاکھوں افراد اپنی زندگی کا سب سے مقدس سفر کرنے جا رہے ہیں۔ ان کے لیے دعا بھی کیجیے، اور ان کی رہنمائی کا سامان بھی فراہم کیجیے۔ تربیتی کیمپوں کو اپنی پوری قوت، اخلاص اور مہارت کے ساتھ کامیاب بنائیے، تاکہ ہر حاجی اللہ کا مہمان بن کر واپس لوٹے اور اس کے وجود سے نہ صرف اس کا اپنا گھر بلکہ پورا معاشرہ منور ہو جائے۔

9795959570

شہری جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام اصلاح معاشرہ تربیتی پروگرام ۲۴/اپریل کو

نبیرہ شیخ الاسلام مولانا سید محمد ازہر مدنی صاحب کی ہو گی آمد

کانپور (پریس ریلیز): ہم اور آپ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ ایمان ہمارے لئے سب سے بڑی نعمت ہے، اس نعمت کی حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے عقائد واعمال صحیح ہوں، اگر کوئی مسلمان اپنی نادانی اور ناواقفیت کی وجہ سے کتاب وسنت اوراجماعِ امت کے خلاف کسی باطل عقیدہ کو اختیار کرلیتا ہے تو پھر وہ ایمان کی عظیم نعمت سے محروم ہوجاتا ہے، اسی طرح آج ہمارے مسلم معاشرے میں بے شمار برائیاں اور خرابیاں پائی جارہی ہیں، نوجوان نسل ارتداد، شراب نوشی، جوا سٹہ بازی، جھوٹ فریب دہی، فحاشی اورعریانیت جیسی لاتعداد

برائیوں کی عادی بنتی جا رہی ہے، ہماری بچیاں غیروں سے تعلقات بڑھارہی ہیں جس کی وجہ سے دین وایمان سے بے گانہ ہوتی جارہی ہیں، خانگی اور گھریلو مسائل پر معمولی معمولی باتوں پر نوبت طلاق تک پہنچ جاتی ہے۔

مذکورہ خیالات کا اظہار قاضی شہر کانپور الحاج حافظ وقاری عبدالقدوس ہادی نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش وصدر جمعیۃ علماء کانپور نے کیا۔ انہوں نے بتایا کہ شہری جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام مندرجہ بالا امور کے سد باب کیلئے ایک اہم اصلاح معاشرہ تربیتی پروگرام ۲۴/ اپریل ۲۰۲۵ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء بمقام مسجد عائشہ صدیقہؓ جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور میں منعقد ہورہا ہے۔ جس میں بطور مہمان خصوصی نبیرہ شیخ الاسلام مولانا سید ازہر مدنی ناظم اصلاح معاشرہ کمیٹی جمعیۃ علماء ہند کا اہم اور قیمتی خطاب ہوگا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم و نعت پاک سے کیا جائے گا۔ اس کے بعد اصلاح معاشرہ کے پروگراموں کی ترتیب پر غور وفکر ہوگا، ضلعی اصلاح معاشرہ کمیٹیوں کی تشکیل پر غور وخوض کیا جائے گا اس کے بعد شہری جمعیۃ علماء کانپور زون کے ذمہ داران کے ذریعہ جائزہ رپورٹ پیش کی جائے گی، دیگر تنظیمی وشہری امور پر تبادلہ خیال ہوگا، آخیر میں خطاب مہمان خصوصی ودعاء ہوگی۔ شہری جمعیۃ علماء کانپور واطراف کے اضلاع کے صدور، نظما، اراکین، دانشوران، ائمہ مساجد اور مدعووین خصوصی کو دعوت نامے ارسال کرنے کے کام شروع کردئے گئے ہیں۔

جامعہ الحمیرہ للبنات میں جشن ختم بخاری شریف اور سالانہ جلسہ کا انعقاد

باغپت (شاداب صدیقی) . روایات کے مطابق قصبہ بڑھانہ ضلع مظفرنگر یو پی کے جامعہ الحمیر ہ للبنات میں جشن ختم بخاری شریف اور سالانہ جلسہ اپنی شان وشوکت کے ساتھ منعقد ہوا جس کی نظامت ندیم اختر راھی نے کی تلاوت قرآن کریم جامعہ کی طالبہ ثنا مجاہد اور اکرم فیاضی کو نعت نبی گنگنانے کا موقع ملا۔ یہ نظام دو نشستوں میں ہوا متفرق مقامات سے تشریف لائے ہوئیعلمائکرام نے اجلاس میں اپنی قیمتی باتوں سے سامعین کو مستفیض فرمایا۔

جن میں خاص طور پر مولانا محمد الیاس صاحب حضرت مفتی رفیع الزماں صاحب استاذ حدیث وفقہ مفتاح العلوم جلال آباد کے علاوہ حضرت مولانا منیرالدین صاحب دامت برکاتہم استاد حدیث ازہر ہند دارالعلوم دیوبند (وخلیفہ اجل حضرت مولانا پیر ذوالفقارصاحب نقشبندی) شریک اجلاس رہیدرس ختم بخاری شریف کیلئے نمونہء اسلاف حضرت مولانا مختار احمد مدنی صاحب خصوصی مندوب مسابقہ قرآن مکہ مکرمہ سے تشریف لانے والے تھے کہ اچانک انکا سفر کینسل ہوگیا۔۔

مجبوراً ہم نے بھی یہ ہی مان لیا کہ اللہ تعالی کی جیسی مرضی ہم نے اس میں ہی اپنی خوشی کو خوشی دی اور اس بات کو لوگوں کو اچھے سے بتلا دیا۔ خیر مولانا محمد دلشاد وقاری محمد حنیف ثانی نے انسان کی تخلیق کا مقصد سمجھایا اور مولانا محمد الیاس صاحب نے خاص طور پر عوام خواص کو جامعہ کی تعمیر نو کی جانب توجہ دلائی . مولانا حسین . مفتی عبدالقادر . آصف قریشی . مولانا محمد گلزار . قاری حزیفہ . سابق پرمکھ ونود ملک بڑھانہ تھانہ صدر سمن شرمہ . کانسٹبل پنکی . عیدگاہ کمیٹی کے صدر توصیف راھی وغیرہ نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور جامعہ کو توصیفی کلمات سے نوازا . آخر میں حضرت مولانا منیرالدین صاحب نے بخاری شریف کی آخری حدیث کلمتان حبیبتان الخ پر روشنی ڈالی اور فارغ ہونے والی بچیوں کے ساتھ ساتھ تمام خواتین کو وہ نصیحتیں فرمائیں کہ اگر عمل میں آجائے تو دنیا وآخرت دونوں میں کامیابی وکامرانی چومے اسی کے ساتھ ایک بات فرمائی جو آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیفرمایا کہ یہ بچیاں یہا تک ویسے ہی نہیں پہونچ گئیں ان کو یہاں تک لانے میں ذمہ دار مدرسہ مولانا رضوان الحق اور ان کی معلمات کی رات دن کی قربانی شامل ہے بعد میں اس عالم ربانی نے جب دعاء کے واسطے ہاتھ اٹھائے اور جو کلمات اس گدا کی زبان سے نکلے وہ عوام وخواص مرد وخواتین چھوٹے بڑے سبھی دلوں کو موم اور آنکھوں کو نم کر گئے . پروگرام کو کامیاب بنانے میں مولانا گلزار قاسمی قاری فرقان بھائی آباد بھائی شہزاد نفیس انیس آصف سیفی اور خاص طور سے بھائی شعیب صاحب انصاری اور ان کی پوری ٹیم و نسیم قریشی کا نام قابل ذکر ہے . اختتام پر جامعہ کے روح رواں مولانا رضوان الحق صاحب نے تمام شرکاء اجلاس کا شکریہ ادا کیا۔

پریاگ راج میں ٹینٹ گودام میں شدید آگ، آسمان میں چھایا دھوئیں کا غبار، علاقے میں مچی افراتفری

پریاگ راج (ایجنسی) اتر پردیش کے پریاگ راج مہاکمبھ علاقے میں واقع پریڈگراو? نڈ کے پاس ایک ٹینٹ گودام میں شدید آگ لگنے کا واقعہ پیش آیا ہے۔ آگ اتنی شدید لگی کہ اس کی اونچی اونچی لپٹیں 3 کلومیٹر کی دوری سے دیکھی گئیں۔ آسمان میں دھوئیں کا غبار پھیلا رہا۔ موقع پر پہنچی فائر بریگیڈ کی ٹیم آگ پر قابو پانے کی کوشش کررہی ہے۔ اس کے لیے فائر بریگیڈ کی کئی گاڑیاں موجود ہیں۔ نیوز ایجنسی اے این آئی کے مطابق پریڈگراو? نڈ واقع ایک ٹینٹ ہاو?س کے گودام میں ہفتہ کی صبح آگ لگ گئی جو دیکھتے ہی دیکھتے پھیلتی چلی گئی۔ آگ کی خوفناک شکل دیکھ کر علاقے میں ہنگامہ مچ گیا۔ اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی گاڑیاں موقع پر پہنچیں اور فوری طور پر آگ کو قابو کرنے میں لگ گئیں۔ ابھی تک آگ لگنے کی وجہ کا پتہ نہیں چل سکا ہے۔ اس حادثے میں ابھی تک کسی جانی نقصان کی خبر نہیں ہے۔ ایک افسر نے بتایا کہ حال ہی میں مکمل ہوئے مہاکمبھ کے لیے ٹینٹ لگانے کا سامان سپلائی کرنے والی ایک کمپنی کے گودام میں ہفتہ کی صبح آگ لگ گئی۔ جائے حادثہ کے پاس ایک دیگر گودام میں کام کرنے والے راہل نے دعویٰ کیا کہ سلنڈر پھٹنے کی آواز سنائی دی تھی۔

پریاگ راج کے چیف فائر آفیسر راجیو کمار پانڈے نے بتایا کہ آگ پر قابو پانے کے لیے چھ پانی کی گاڑیاں لگائی گئی ہیں۔ دیگر مقامات سے بھی پانی کی گاڑیاں موقع پر پہنچ رہی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ گودام میں لکڑیاں اور ٹینٹ سامان رکھا ہوا تھا۔ بانس-بلّیوں اور دیگر آتش گیر مادوں کی وجہ سے آگ بجھانے میں کافی دقت آرہی ہے۔

اطلاع کے مطابق جس گودام میں آگ لگی ہے اس کی کمپنی کا نام للّو اینڈ سنس ہے۔ یہ کمپنی کئی برسوں سے سنگم علاقے میں ریت پر تمبوو?ں کا شہر آباد کرنے کا کام کرتی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ مہاکمبھ کے بعد بڑی تعداد میں بانس-بلّیاں، ٹینٹ کے پردے اور دیگر سامان کو اس گودام میں رکھا گیا تھا۔

امروہہ: 9 سالہ بچی کے ساتھ درندگی، حالت تشویشناک

امروھہ (ایجنسی): اتر پردیش کے امروہہ ضلع کے حسن پور میں رشتوں کو شرمسار کرنے والا معاملہ سامنے آیا ہے۔ یہاں آدھی رات کو ایک لڑکی کو اس کے رشتہ کا بھائی کھیت میں لے گیا اور زیادتی کی۔ واقعے کے بعد لڑکی کو تشویشناک حالت میں اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ پولیس ملزم کی تلاش کررہی ہے۔ امروہہ پولیس نے بتایا کہ جمعہ کی رات تقریباً 11 بجے لڑکی کا کزن اسے یہ کہہ کرلے گیا کہ وہ طوفان کی وجہ سے کھیت میں بکھری ہوئی گندم کی فصل کو اکٹھا کرے گا۔ رات تقریباً 12 بجے لڑکی روتی ہوئی گھر پہنچی۔ پولیس تفتیش کررہی ہے۔ واقعے کے بعد خوفزدہ لڑکی نے اپنے گھر والوں کو واقعے کی اطلاع دی۔ اس دوران لڑکی کی حالت خراب ہونے لگی۔ اسے ایک پرائیویٹ اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ملزم فرار ہے اور اس کی تلاش جاری ہے۔ اس معاملے کے بارے میں سی او دیپ کمار پنت کا کہنا ہے کہ تحقیقات جاری ہیں۔ قانونی کارروائی کی جائے گی۔ متاثرہ کا طبی معائنہ ہفتہ کو کیا گیا۔

ہندو ہندی کی سیاست پر ٹھاکرے کی سرزنش

پریاگ راج، (یواین آئی) جنوبی ریاست تمل ناڈو میں ہندی پر حالیہ تنازعہ ابھی پوری طرح سے تھم نہیں پایا تھا کہ اب مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) کے سربراہ راج ٹھاکرے کے "ہندو اور ہندی" والے بیان پر سنتوں نے ان کی سرزنش کرتے ہوئے انہیں تنازعات سے بچنے کا مشورہ دیا۔ شرنگاور پور پیٹھادھیشور جگد گرو رامانو بچاریہ سوامی نارائن چاریہ شانڈیلیا مہاراج نے راج ٹھاکرے اور شیو سینا کے سربراہ ادھو ٹھاکرے کو ہندی زبان پر سیاست نہ کرنے کی سخت وارننگ دی ہے اور خبردار کیا ہے کہ اگر ٹھاکرے برادران بھارت ماتا اور ہندو اور ہندی کے خلاف زہر اگلنے کی کوشش کریں گے تو انہیں بھی مہاراشٹر سے باہر جانا پڑسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ وہی لوگ ہیں جو مغل دور میں اس کی چاپلوسی کرتے تھے۔ اگر آج چھترپتی شیواجی مہاراج زندہ ہوتے تو وہ بھی اس بیان پر شرمندہ ہوتے۔ انہوں نے کہا کہ ہندی سے ہندو ہے اور ہندو سے ہندی ہے۔ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہیں ہیں۔ شانڈیلیا مہاراج نے انہیں خبردار کرتے ہوئے کہا کہ ہندی زبان بہترین تھی اور بہترین رہے گی۔ انہوں نے راج ٹھاکرے اور ادھو ٹھاکرے کو ہندی زبان پر سیاست نہ کرنے کی سختی سے تنبیہ کی اور تاکید کی کہ وہ ہندی زبان سے متعلق کسی بھی قسم کے تنازعہ سے گریز کریں۔ انہوں نے کہا کہ مراٹھی بھی ہماری زبان ہے اور ہم نے اسے کبھی مختلف نہیں سمجھا لیکن ہندی کے ساتھ امتیازی سلوک ٹھاکرے برادران کی کرپٹ ذہنیت کا نتیجہ ہے۔

نوجوان کو گولی مارنے والے تین ملزمان گرفتار

شاھجھاں پور (ایجنسی) صدر بازار تھانہ حلقہ میں نوجوان کو اس کے تین دوستوں نے گولی ماردی تھی۔ یہ واقعہ 17 / اپریل کی رات کو پیش آیا۔ پولیس نے تینوں ملزمان کو گرفتار کرلیا ہے۔ اٹہ محلّہ کے رہنے والے نتن کی کرانے کی دکان ہے۔ اسی محلے میں رہنے والے انکت اور امن کے ساتھ اس کا پرانا جھگڑا چل رہا تھا۔ 17 / اپریل کی رات ان دونوں کا نتن سے پھر جھگڑا ہوا۔ ملزمان نے اپنے دوست راہل کو بھی موقع پر بلایا۔ ان تینوں نے نتن کو سڑک پر لاٹھیوں سے مارا۔ اس کے بعد انکت اور امن کے کہنے پر راہل نے نتن کے پیٹ میں گولی ماردی۔ اہل خانہ زخمی کو اسپتال لے گئے۔ ڈاکٹروں نے اسے لکھنؤ ریفر کردیا، جہاں اس کا علاج چل رہا ہے۔ پولیس نے اہل خانہ کی شکایت پر ایف آئی آر درج کرلی۔ تفتیش کے دوران تینوں ملزمان کو گرفتار کرلیا گیا۔ واردات میں استعمال ہونے والا پستول بھی برآمد کرلیا گیا۔ دوران تفتیش ملزمان نے بتایا کہ انہوں نے یہ جرم مسلسل جھگڑوں کی وجہ سے کیا۔ پولیس نے تینوں کو جیل بھیج دیا ہے۔

شوہر اور بچوں کو چھوڑ کر خاتون اپنی ہی بیٹی کے سسر کے ساتھ فرار

بدایوں (ایجنسی)

رشتوں کو شرمسار کرنے والا معاملہ اتر پردیش کے بدایوں سے سامنے آیا ہے جس سے پورے علاقے میں ہلچل مچ گئی ہے۔ یہاں ایک خاتون نے اپنی بیٹی کے سسر کے ساتھ محبت کا رشتہ بنا کر ماں بیٹی کے رشتے کو داغدار کیا اور شوہر اور بچوں کو چھوڑ کر فرار ہوگئی۔ خاتون کا نام ممتا عرف ولا بتایا جاتا ہے جب کہ اس کا عاشق کوئی اور نہیں بلکہ اس کی بیٹی کا سسر شیلیندر عرف بلو ہے۔

پورا معاملہ بدایوں ضلع کے دتا گنج علاقے کا ہے، جہاں سنیل کمار نامی شخص ٹرک ڈرائیور کا کام کرتا ہے۔ سنیل مہینوں تک لمبی دوری کے راستوں پر ٹرک چلاتا ہے اور شاذ ونادر ہی گھر آتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً پیسے اور ضروری سامان بھیجتا رہتا تھا۔ لیکن اس کی بیوی ولا نے اس کی غیر موجودگی کا فائدہ اٹھایا اور اپنی بیٹی کے سسر کے ساتھ ناجائز تعلقات استوار کرلیے۔ اب ولا اپنی بیٹی کے سسر کے ساتھ گھر سے نقدی اور زیورات لے کر چلی گئی ہے۔

اس واقعہ سے پورا خاندان ٹوٹ گیا ہے۔ سنیل کے بیٹے سچن نے بھی اس رشتے کی حقیقت بتاتے ہوئے کہا کہ ان کی والدہ اکثر اپنی بیٹی کے سسر کو گھر بلاتی تھیں۔ ہمیں زبردستی دوسرے کمرے میں بھیج دیا گیا۔ یہ سلسلہ کافی دیر سے چل رہا تھا۔ چند روز قبل والدہ نے اچانک ٹیمپو بلایا اور سارا سامان لے کر بیٹی کے سسر کے ساتھ چلی گئی۔

پڑوسی اودھیش کمار نے بھی چونکا دینے والا انکشاف کردیا۔ ان کے مطابق ممتا عرف ولا اکثر شیلیندر کو رات کو بلاتی تھیں اور وہ اکثر صبح کو نکل جاتا تھا۔ چونکہ وہ رشتہ دار تھے اس لیے محلے کے لوگوں کو کسی چیز پر شک نہیں تھا۔ لیکن اب جب یہ معاملہ سامنے آیا ہے تو سب حیران ہیں۔

متاثرہ شوہر سنیل نے پولیس اسٹیشن میں اپنے سسر شیلیندر کے خلاف شکایت درج کرائی ہے اور کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ کے ایریا آفیسر تیواری نے کہا کہ معاملے کی جانچ کی جا رہی ہے اور ضروری شواہد اکٹھے کیے جا رہے ہیں۔ تحقیقات کے بعد کارروائی کی جائے گی۔

NATIONAL / INTERNATIONAL

ہم ضمانت چاہتے ٹرمپ نئے جوہری معاہدے سے دستبردار نہیں ہوں گے: ایرانی عہدیدار

تہران (ایجنسی)

خبر رساں ادارے رائٹرز نے جمعے کے روز ایک اعلیٰ ایرانی عہدیدار کے حوالے سے بتایا ہے کہ ان کے ملک نے گزشتہ ہفتے کو ہونے والی بات چیت کے دوران امریکہ کو مطلع کیا ہے کہ وہ یورینیم کی افزودگی پر کچھ پابندیاں قبول کرنے کے لیے تیار ہے لیکن اسے مضبوط ضمانتوں کی ضرورت ہے کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ نئے جوہری معاہدے سے دوبارہ دستبردار نہیں ہوں گے۔ عمان میں پہلے دور کے ایک ہفتے بعد ایران اور امریکہ کے درمیان بات چیت کا دوسرا دور کل بروز ہفتہ روم میں ہونے والا ہے جسے دونوں فریقوں نے مثبت قرار دیا ہے۔ ٹرمپ نے فروری سے تہران پر "زیادہ سے زیادہ دباؤ" کی مہم دوبارہ نافذ کی ہے۔ وہ اپنی پہلی مدت کے دوران 2015 میں ایران اور چھ عالمی طاقتوں کے درمیان ہونے والے ایٹمی معاہدے سے 2018 میں دستبردار ہو گئے تھے اور ایران پر دوبارہ سخت پابندیاں عائد کردی تھیں۔ ٹرمپ کی دو شرائط کے درمیان کے سالوں میں تہران نے 2015 کے معاہدے کے تحت اپنے ایٹمی پروگرام پر عائد پابندیوں سے مسلسل تجاوز کیا۔ ان پابندیوں کا مقصد ایٹمی بم تیار کرنا مزید مشکل بنانا تھا۔ سابق امریکی صدر جو بائیڈن، جن کی انتظامیہ نے 2015 کے معاہدے کو بحال کرنے کی ناکام کوشش کی تھی، تہران کی جانب سے اس ضمانت کے مطالبے کو پورا کرنے میں ناکام رہے کہ آئندہ کوئی امریکی انتظامیہ معاہدے سے دستبردار نہیں ہوگی۔

تہران احتیاط کے ساتھ مذاکرات کے قریب پہنچ رہا ہے۔ وہ کسی معاہدے تک پہنچنے کے امکان کے بارے میں شکوک اور ٹرمپ کے موقف پر شکوک وشبہات کا شکار ہے۔ ٹرمپ نے بارہا دھمکی دی ہے کہ اگر اس نے یورینیم کی افزودگی کے تیز رفتار پروگرام کو روکا نہیں تو ایران پر بمباری کی جائے گی۔ ایران کا مسلسل کہنا ہے کہ اس کا پروگرام پرامن ہے۔ اگرچہ تہران اور واشنگٹن نے کہا ہے کہ وہ سفارت کاری کو جاری رکھنے کے لیے پرعزم ہیں لیکن دو دہائیوں سے زیادہ عرصے سے جاری تنازع پر ان کے موقف ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ ایرانی عہدیدار، جس نے شناخت ظاہر کرنے سے انکار کیا، نے رائٹرز کو بتایا ہے کہ تہران کی ریڈ لائنز جو سپریم لیڈر علی خامنہ ای کی طرف سے لگائی گئی ہیں کو مذاکرات میں عبور نہیں کیا جاسکتا۔ ایرانی عہدیدار نے مزید کہا کہ ایران کی ریڈ لائنز کا مطلب ہے کہ وہ اپنے یورینیم کی افزودگی سینٹری فیوجز کو ختم کرنے، افزودگی کو مکمل طور پر روکنے یا افزودہ یورینیم کی مقدار کو اس سطح تک کم کرنے پر راضی نہیں ہوگا جو 2015 کے معاہدے میں طے پایا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ اپنے میزائل پروگرام پر بات چیت نہیں کرے گا جسے وہ کسی بھی ایٹمی معاہدے کے دائرہ کار سے باہر سمجھتا ہے۔

ایرانی عہدیدار نے مزید کہا کہ ایران کو عمان میں بالواسطہ بات چیت میں معلوم ہوا کہ واشنگٹن نہیں چاہتا کہ وہ اپنی تمام ایٹمی سرگرمیوں کو روکے۔ یہ ایران اور امریکہ کے لیے منصفانہ مذاکرات شروع کرنے کی بنیاد ہوسکتی ہے۔ یہ اس وقت سامنے آیا ہے جب ایران نے جمعہ کے روز کہا تھا کہ امریکہ کے ساتھ سمجھوتہ ممکن ہے اگر وہ سنجیدہ ارادوں کا مظاہرہ کرے اور غیر حقیقی مطالبات نہ کرے۔ امریکہ کے اہم مذاکرات کار سٹیو وٹکوف نے منگل کو ٹوئٹر پر ایک پوسٹ میں کہا تھا کہ ایران کو امریکہ کے ساتھ معاہدے تک پہنچنے کے لیے اپنی ایٹمی افزودگی روکنا اور قریب ترین ہتھیاروں کے درجے کے یورینیم کے ذخیرے کو ختم کرنا ہوگا۔ ایرانی عہدیدار نے بتایا کہ ایران نے بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی کے ساتھ تعاون کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ ایران اس ادارے کو اس عمل میں واحد قابل قبول ادارہ سمجھتا ہے۔ ذریعہ نے مزید بتایا کہ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے امریکیوں کو آگاہ کیا ہے کہ امریکہ کو اس تعاون کے بدلے ایران کے تیل اور مالیاتی شعبوں پر عائد پابندیاں فوری طور پر ہٹانی ہوں گی۔

تیجسوی کا نتیش حکومت پر کرپشن کا الزام، ’ہر ٹینڈر میں وزرا کیلئے 30 فیصد کمیشن طے!‘

پٹنہ (ایجنسی): بہار اسمبلی میں قائد حزب اختلاف اور راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے سینئر لیڈر تیجسوی یادو نے ریاست کی نتیش کمار حکومت پر کرپشن کے سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ریاست کے تمام محکموں میں تیزی سے ٹینڈرز نکالے جارہے ہیں اور ہر ایک میں وزرا کے لیے 30 فیصد کمیشن طے ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سارا عمل انتخابی اخراجات پورے کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ راجدھانی پٹنہ میں ہفتہ کو منعقدہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سابق نائب وزیراعلیٰ تیجسوی یادو نے کہا کہ حکومت جان چکی ہے کہ اب وہ اقتدار میں واپس نہیں آئے گی، اس لیے جلد بازی میں فیصلے لیے جارہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ پچھلے تین مہینے میں کابینہ اجلاس کے دوران 76 ہزار کروڑ روپے کے منصوبوں کو منظوری دی گئی ہے، جن میں زیادہ تر منصوبے تعمیرات سے متعلق ہیں۔

تیجسوی یادو نے کہا کہ ریاست میں مالی بدنظمی کا یہ حال ہے کہ ہر سال 25 سے 30 ہزار کروڑ روپے قرض کی ادائیگی میں خرچ ہو جاتے ہیں، اس پر سود الگ سے عائد ہوتا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت سرکاری خزانے کا استعمال اپنی سیاسی تشہیر اور انتخابی مہم کے لیے کررہی ہے۔ اپنے بیان میں تیجسوی نے کہا کہ ’خواتین سمواد‘ کے نام پر 600 گاڑیاں دہلی سے منگوائی گئی ہیں، جو سیاسی مقصد کے لیے استعمال ہورہی ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ’نل جل‘ اسکیم میں بھی بڑا گھپلا ہوا ہے، کیونکہ اب بھی کئی دیہات ایسے ہیں جہاں پانی کی سہولت نہیں پہنچی ہے۔

تیجسوی یادو نے ریاست میں مالی بدانتظامی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت جو بھی کام شروع کررہی ہے، اسے آنے والی نئی حکومت کو مکمل کرنا پڑے گا لیکن وہ رقم کہاں سے آئے گی؟ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ بہار کے مقامی ٹھیکیداروں کو کام نہیں مل رہا، باہر سے لوگ لاکر ٹینڈر دیے جارہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ نہ صرف محکمہ جاتی سطح پر بلکہ تھانے، سی او دفتر اور دیگر سرکاری اداروں میں بھی رشوت ستانی عروج پر ہے۔ ہر سطح پر کرپشن بڑھ چکا ہے اور عوام اس سے سخت پریشان ہیں۔ تیجسوی نے مرکز پر بھی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی حکومت بتائے کہ اس نے اب تک بہار کی کیا مدد کی ہے؟ انہوں نے کہا کہ بہار میں کرپشن ایک سنجیدہ مسئلہ بن چکا ہے اور عوام اب حساب مانگ رہے ہیں۔

حوثیوں کا بحیرہ احمر میں دو امریکی طیارہ بردار بحری جہازوں کو نشانہ بنانے کا اعلان

صنعا (ایجنسی):

حوثیوں نے اسرائیل اور دو امریکی طیارہ بردار بحری جہازوں پر حملے کرنے کا اعلان کیا ہے۔ راس عیسیٰ کی بندرگاہ پر امریکی فضائی حملے میں 74 افراد کے جاں بحق ہونے کے اعلان کے ایک دن بعد حوثی گروپ نے امریکہ اور اسرائیل کے مزید اہداف پر حملے کرنے کے عزم کا اظہار بھی کر ڈالا ہے۔ حوثی فوج کے ترجمان یحییٰ ساری نے صنعاء میں ایک مظاہرے کے دوران ایک تقریر میں کہا کہ انہوں نے ایک بیلسٹک میزائل سے تل ابیب کے بن گوریون ہوائی اڈے کے آس پاس میں ایک فوجی ہدف کو نشانہ بنایا ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ انہوں نے امریکی طیارہ بردار بحری جہاز ٹرومین اور ونسن اور بحیرہ احمر میں ان سے منسلک لڑاکا طیاروں کو متعدد میزائلوں اور ڈرونز سے نشانہ بناتے ہوئے دوہرا فوجی آپریشن کیا ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ بحیرہ عرب میں پہنچنے کے بعد ونسن کیریئر کو پہلی مرتبہ نشانہ بنایا گیا ہے۔ یحییٰ ساری نے حوثی ٹھکانوں پر مسلسل امریکی حملوں کے باوجود تصادم، ہدف سازی، مشغولیت اور تصادم کی کارروائیوں۔ کو مزید انجام دینے کے عزم کا اظہار کیا۔

اسرائیلی فوج نے جمعہ کی صبح اعلان کیا کہ اس نے یمن سے فائر کیے گئے ایک میزائل کو ناکارہ بنا دیا ہے۔ اس میزائل کی وجہ سے کئی علاقوں میں سائرن بجنا شروع ہو گئے تھے۔ امریکی فوج نے جمعرات کو کہا تھا کہ اس کی افواج نے حوثیوں کو سپلائی اور فنڈنگ روکنے کے لیے راس عیسیٰ بندرگاہ کو تباہ کر دیا ہے۔ نومبر 2023 سے حوثیوں نے بحیرہ احمر میں بحری جہازوں پر درجنوں میزائل حملے کیے ہیں اور اسرائیل میں مقامات کو نشانہ بنایا ہے۔ تاہم حوثیوں کے ان حملوں سے اسرائیل کو کوئی قابل ذکر بڑا نقصان نہیں ہوا ہے۔

بدعنوانی سے نمٹنے کیلیے سعودی عرب اور ازبکستان میں مفاہمت

ریاض (ایجنسی): سعودی عرب اور ازبکستان نے بین الاقوامی بدعنوانی سے نمٹنے، باہمی تعاون کو بڑھانے، بدعنوانی سے متعلق جرائم کے بارے میں معلومات کے تبادلے اور ادارہ جاتی صلاحیت کو فروغ دینے اور مضبوط کرنے کے لیے مفاہمت کی دو یادداشتوں پر دستخط کیے ہیں۔ سعودی فریق کی نمائندگی نگران اور انسداد بدعنوانی اتھارٹی کے چیئرمین مازن الکھموس نے کی جبکہ ازبک فریق کی نمائندگی پراسیکیوٹر جنرل نعمۃ اللہ یولداشیف اور انسداد بدعنوانی کے ادارے کے سربراہ اکمل برھانوف نے کی۔ فریقین نے سالمیت کے تحفظ اور بدعنوانی سے نمٹنے کے شعبے میں دونوں ممالک کے درمیان مشترکہ تعاون کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ دونوں فریقوں نے سالمیت کے تحفظ، شفافیت کو فروغ دینے اور بدعنوانی سے نمٹنے کے لیے نگرانی اور انسداد بدعنوانی کمیشن کی جانب سے کیے گئے انتہائی اہم اقدامات پر غور کیا۔

دہلی میں 4 منزلہ عمارت گری، 4 ہلاک

نئی دھلی (ایجنسی) دہلی کے مصطفیٰ باد علاقے میں جمعہ دیر رات ڈھائی بجے 4 منزلہ بلڈنگ ڈھہہ گئی۔ حادثے میں اب تک 4 لوگوں کی موت ہوچکی ہے، جبکہ ابھی بھی 10 سے زیادہ لوگوں کے ملبے میں پھنسے ہونے کا خدشہ ہے۔ پولیس کے مطابق حادثے میں 22 سے زیادہ لوگ ملبے میں دب گئے تھے۔ اب تک 14 لوگوں کو ریسکیو کر جی ٹی بی اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے جہاں ڈاکٹروں نے 4 کو مردہ قرار دے دیا۔ موقع پر این ڈی آر ایف اور دہلی پولیس کی ٹیمیں ریسکیو آپریشن میں سرگرم ہیں۔ ڈویژنل فائر آفیسر راجندر اٹوال نے بتایا کہ دیر رات قریب 2.50 بجے ایک مکان گرنے کی اطلاع ملی تھی۔ اموقع پر پہنچے تو پتہ چلا کہ پوری بلڈنگ ڈھہہ گئی ہے اور لوگ ملبے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ پولیس کے ساتھ مل کر بچاؤ مہم چلایا ہے۔ دراصل جمعہ کی رات دہلی میں موسم نے اچانک کروٹ لی تھی۔

خواتین ریزرویشن جلد نافذ ہونا چاہیے، نصف آبادی کو یکساں مواقع اور نمائندگی دینے کا وقت آگیا ہے: جسٹس ناگرتنا

نئی دھلی (ایجنسی): سپریم کورٹ کی جج بی وی ناگرتنا نے لوک سبھا اور ریاست کی اسمبلیوں میں خواتین کے لیے 33 فیصد ریزرویشن کو جلد نافذ کئے جانے کی پُرزور وکالت کی ہے۔ انہوں نے جمعہ کو ”Women Laws – From the Womb to the Tomb“ نامی کتاب کے اجراء کے موقع پر امید ظاہر کی کہ یہ خواب ان کی زندگی میں ہی شرمندہ? تعبیر ہوجائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ دن ہندوستانی آئین سازوں کے ذریعہ دیکھے گئے حقیقی مساوات کے خواب کے پورا ہونے کی علامت بنے گا۔ جسٹس ناگرتنا نے کہا، ”ناری شکتی وندن قانون، 2023 کے تحت لوک سبھا اور اسمبلیوں میں خواتین کو 33 فیصد ریزرویشن دینے کا نظم ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ قانون ہماری زندگی میں ہی نافذ ہوگا۔ یہ دن خواتین کے ذریعہ صدیوں سے چلی آرہی مساوات کی لڑائی کی تکمیل ہوگی جسے ہمارے آئین سازوں نے ایک مثالی ہدف کے طور پر دیکھا تھا۔“

جسٹس ناگرتنا نے آگے کہا کہ خواتین عوامی زندگی اور ذمہ داریوں میں اپنی مناسب حصہ داری کی حقدار ہیں۔ انہوں نے کہا، ”وہ مردوں کی جگہ نہیں لے رہی ہیں، بلکہ اس حق کو واپس لے رہی ہیں جسے پدرانہ نظام اور امتیازی سلوک نے ان سے چھین لیا تھا۔ ہم مرد مخالف نہیں ہیں، ہم خاتون حامی ہیں۔“ جسٹس ناگرتنا نے حال ہی میں لاء کمیشن کے چیئرمین بنائے گئے سپریم کورٹ کے سبکدوش جج ڈی این مہیشوری سے اپیل کی کہ وہ خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کرنے والے سبھی قوانین کا مطالعہ کریں اور مرکزی حکومت کو ایسے سبھی قوانین میں ترمیم کرنے کے لیے سفارشیں بھیجیں۔ انہوں نے کہا کہ آئین میں مساوات کا حق صرف کاغذوں پر نہیں، بلکہ عملی زندگی میں بھی نظر آنا چاہیے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اب وقت آگیا ہے کہ ملک کی نصف آبادی کو یکساں مواقع اور نمائندگی ملے۔ غور طلب ہے کہ جسٹس ناگرتنا ستمبر 2027 میں ہندوستان کی پہلی چیف جسٹس بننے جارہی ہیں۔

”لوھیانامہ“ میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یافورم میں کی جاسکتی ہے۔

قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یالین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کرلیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مود کی حقانیت اور دعوؤں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کرسکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوھیانامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوھیانامہ)

روزنامہ لوھیا نامہ، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشتا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج، لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج لکھنؤ شائع کیا، ایڈیٹر: جاوید احمد
PRINTER, PUBLISHER & OWNER : JAVED AHMAD PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:JAVED AHMAD,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

عالمی یوم ثقافت کے موقع پر کوئز مقابلے کا انعقاد

لکھنؤ(ایجنسی)
اتر پردیش محکمہ سیاحت اور نیشنل پی جی کالج کے شعبہ صحافت اور ماس کمیونیکیشن کے اشتراک سے کالج کے 'میرا کی 2.0 میڈیا کلچرل فیسٹ' کے تحت 'یو پی ہیریٹیج کوئز' کا آج جمعہ کو انعقاد کیا گیا۔ سنگیت ناٹک اکیڈمی میں منعقدہ اس مقابلے میں لکھنؤ یونیورسٹی، آئی ٹی کالج سمیت کئی نامور اداروں کے طلباء نے حصہ لیا۔ ہیریٹیج کوئز میں ٹیم سیریبرل کے وشیس یادو اور ششانک کمار سنگھ نے ہیریٹیج کوئز میں پہلا انعام حاصل کیا۔ ٹیم بلیک ثابت کے ہرشیت اپادھیا اور مرتیونجے وکرم سنگھ نے دوسری پوزیشن حاصل کی، جبکہ ٹیم دستان گوئی انسائیڈر کے دیوش پانڈے اور اندرا بھاسکر مشرا نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ اتر پردیش کے محکمہ سیاحت کے ڈائریکٹر پرکھر مشرا نے اس کوئز کے انعقاد کے لیے محکمہ صحافت کا شکریہ ادا کیا اور کوئز ماسٹر کنال ساور کر کی دلچسپ پیشکش کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش متنوع ثقافتی اور تاریخی ورثے کا ایک ذخیرہ ہے۔ ہمیں اپنے ورثے کو جاننے اور اس کی قدر کرنے کا شوق ہونا چاہیے۔ عالمی یوم ثقافتی ورثہ کے موقع پر اس قسم کی تقریب انتہائی متعلقہ ہے۔ نیشنل پی جی کالج کے پرنسپل ڈاکٹر دیویندر کمار سنگھ نے کہا کہ ہندوستانی ثقافت فطرت سے جڑی ہوئی ہے اور اتر پردیش کے محکمہ سیاحت کا مقصد بھی اس ثقافت اور فطرت کو بچا کر نوجوانوں کو آگے لے جانا ہے۔ اس موقع پر ریل بنانے میں پہلا انعام دیپانشو یادو، دوسرا انعام مانس گپتا اور تیسرا انعام اتکرش بھٹنا گر کو دیا گیا۔ فوٹوگرافی میں پہلا انعام نمن کشواہا، دوسرا انعام دمندیپ سنگھ اور تیسرا انعام پرناو سریواستو نے حاصل کیا۔ مہندی میں پہلا انعام مہوش قریشی، دوسرا ادیتی اور تیسرا ابھیشیک نائر نے حاصل کیا۔ سولو گانے میں پہلا انعام یشسوی سریواستو، دوسرا یوگیندر تیواری اور تیسرا شوبھنکر وشواس نے حاصل کیا۔ پروگرام کی میزبانی ڈاکٹر بشریٰ طفیل نے کی۔

2027 کے اسمبلی انتخابات سے پہلے بی ایس پی سربراہ سرگرم

مایاوتی نے تنظیم کو مضبوط بنانے پر دیا زور ،حکومت کو بنایا نشانہ

لکھنؤ (ایجنسی):
اتر پردیش کی سابق وزیر اعلی اور بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی قومی صدر مایاوتی نے دہلی میں پارٹی کی ایک اہم میٹنگ کی صدارت کی۔ اس میں مہاراشٹر، مغربی ہندوستان میں گجرات اور جنوبی ہندوستان میں کرناٹک، تمل ناڈو اور کیرالہ ریاستوں میں تنظیم کی حمایت کی بنیاد کو وسعت دینے، مضبوط کرنے اور بڑھانے کی حکمت عملی پر گہرائی سے بات چیت ہوئی۔ اس دوران انہوں نے پارٹی کے تمام عہدیداروں اور کارکنوں پر زور دیا کہ وہ اپنے پورے جسم، دماغ اور جان سے پارٹی کے کام کو آگے بڑھائیں۔ اس ملاقات کے ذریعے مایاوتی نے ایک بار پھر اپنے پرانے موقف پر واپس آنے کا اشارہ دیا ہے۔ سال 2027 کے اسمبلی انتخابات سے قبل اسے بہت اہم قرار دیا جا رہا ہے۔

بی ایس پی سپریمو مایاوتی نے سنیچر کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم X (سابقہ ٹویٹر) پر معلومات شیئر کرتے ہوئے کہا کہ اس میٹنگ میں ان ریاستوں کے سیاسی، سماجی حالات پر غور کرتے ہوئے تنظیم کو نچلی سطح پر مضبوط کرنے کے لیے ایک قرارداد لی گئی۔ انہوں نے کہا کہ بی ایس پی ہر ریاست میں اپنے تنظیمی ڈھانچے کو مضبوط بنائے گی اور آئین کی بنیادی روح اور سماجی انصاف کے بنیادی اصولوں پر قائم رہے گی۔

یوپی کی سابق وزیر اعلیٰ مایاوتی نے بھی مردم شماری کی بنیاد پر لوک سبھا سیٹوں کی دوبارہ تقسیم، نئی تعلیمی پالیسی اور زبان کے نفاذ جیسے مسائل پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان مسائل پر ریاست اور مرکز کے درمیان بڑھتے ہوئے تنازع کو سیاسی فائدے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے، جس کی وجہ سے ملک اور عام عوام کے مفادات متاثر ہو رہے ہیں۔

بی ایس پی سپریمو نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ سرکاری اسکولوں میں پڑھنے والے دلت، قبائلی، پسماندہ طبقے اور غریب طبقے کے بچے انگریزی کا علم حاصل کیے بغیر آئی ٹی اور ہنر مند شعبے میں کیسے ترقی کر سکیں گے؟ حکومت زبان کی بنیاد پر تعصب یا نفرت نہ پھیلائے۔ عملی طریقہ اختیار کریں۔ مایاوتی نے کہا کہ 'گڈ گورننس' وہ ہے جو آئین کے مطابق پورے ملک کو ساتھ لے کر چلتی ہے نہ کہ کسی خاص زبان، طبقے یا ریاست کے مفادات کو ترجیح دے کر۔ انہوں نے تعلیم اور زبان کی پالیسی کو شامل کرنے اور مساوی مواقع فراہم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

بھنڈارے کی قطار میں تنازعہ، بھکاری نے مزدور کا چاقو گھونپ کر کر دیا قتل

لکھنؤ(ایجنسی) منگل کی شام مہانگر کوتوالی کے تحت ہنومان سیتو مندر کے باہر مزدوروں کے درمیان بھنڈارا کے لیے لائن میں کھڑے ہونے کو لے کر تنازعہ ہو گیا۔ اس سے ناراض ہو کر بھکاری نے تین مزدوروں پر چاقو سے حملہ کر کے زخمی کر دیا۔ پھر وہ موقع سے بھاگنے لگا۔ چاقو حملے کے واقعے کے بعد مندر کے باہر افراتفری مچ گئی۔ لوگوں نے بھاگنے والے بھکاری کو پکڑ لیا، اس کی پٹائی کی اور پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر تینوں زخمیوں کو علاج کے لیے بھیج دیا، جہاں ڈاکٹروں نے مزدور لوکش (30) کو مردہ قرار دیا، جب کہ دیگر دو مزدوروں کا علاج جاری ہے۔ مزدور فرید، اصل میں بارہ بنکی ضلع کے پرولی بہوپور کا رہنے والا ہے۔ فرید گڈمبا تھانہ علاقے میں پہاڑ پور چوراہے کے قریب رہتا ہے اور مزدوری کرتا ہے۔ اس کے مطابق، منگل کی شام تقریباً 7.15 بجے، مزدوری کے طور پر کام کرنے کے بعد، وہ ہنومان سیتو کے باہر بھنڈارا کی لائن میں کچھ بھکاریوں کے ساتھ کھانا کھانے گیا۔ (بھکاریوں) کے ساتھ کھڑا تھا۔ تب پنٹو عرف سورج، شیوگڑھ، رائے بریلی کا رہنے والا بیچ لائن میں داخل ہونے لگا۔ جب قطار میں کھڑے بارہ بنکی ضلع کے لکشمن پور کے رہنے والے کھیلاون کے بیٹے لوکش (28) نے احتجاج کیا تو پنٹو نے گالی گلوچ شروع کر دی اور لوکش پر چاقو سے حملہ کر دیا۔ ملزمان نے فرید اور راجن ڈیوڈ پر بھی چاقو سے حملہ کر کے زخمی کر دیا۔ اس حملے میں مزدور لوکش شدید زخمی ہو گیا۔ چاقو مارنے کے واقعہ سے مندر کے باہر افراتفری مچ گئی۔ تین مزدوروں پر چاقو سے حملہ کرنے کے بعد ملزمان وہاں سے بھاگنے لگے۔ اس پر مشتعل ہجوم نے بھاگ کر ملزم کو پکڑ لیا جس کے بعد لوگوں نے حملہ آور کو لاتوں اور گھونسوں سے مارا اور پولیس کنٹرول روم کو اطلاع دی۔ اطلاع ملتے ہی حسن گنج اور میٹروپولیٹن پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ اس کے بعد پولیس نے کارکنوں کو علاج کے لیے ٹراما سینٹر بھیج دیا، جہاں علاج کے دوران لوکش کی موت ہو گئی، جب کہ دیگر دو زخمیوں کا علاج جاری ہے۔ متوفی لوکش کے والد رام کھیلاون نے بتایا کہ لوکش کئی سال پہلے گھر چھوڑ کر سفید آباد میں ایک پرائیویٹ پلائیووڈ فیکٹری میں مزدوری کرتا تھا اور وہاں کرائے کے مکان میں رہتا تھا۔ وہ بہت کم گھر جاتا۔ بدھ کی دیر رات انہیں اپنے بیٹے کے اسپتال میں داخل ہونے کی اطلاع ملی۔ جب وہ اسپتال پہنچا تو لوکش مردہ پایا۔ انسپکٹر اکھلیش کمار مشرا نے بتایا کہ زخمی فرید کی شکایت پر مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ پولیس نے پنٹو کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا ہے۔

جنگلی جانوروں کے جسم کے اسمگلنگ میں ملوث گینگ پردہ فاش

ایس ٹی ایف نے گروہ کا ماسٹر مائنڈ سمیت دو افراد کو کیا گرفتار

لکھنؤ(ایجنسی): اتر پردیش پولیس کی اسپیشل ٹاسک فورس نے ایک بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ ایس ٹی ایف ٹیم نے جنگلی حیات کے جسم کے اعضاء کی اسمگلنگ میں ملوث ایک بین ریاستی گروہ کا پردہ فاش کیا ہے۔ ایس ٹی ایف نے گینگ کے ماسٹر مائنڈ کو ایک اور ساتھی کے ساتھ گرفتار بھی کیا ہے۔ گرفتار ملزمان کی شناخت نیپال کے رہنے والے پرکاش چودھری اور لکھیم پور کھیری کے رہنے والے بھاگیرام کے طور پر ہوئی ہے۔ اسے جمعرات کو لکھیم پور کھیری کے پالیا علاقے سے گرفتار کیا گیا تھا۔ ان سے شیر کے 17 دانت، 18 ناخن اور جبڑے کے تین حصے برآمد ہوئے ہیں۔ صرف تین جبڑوں کی قیمت 30 لاکھ روپے بتائی جا رہی ہے۔ دراصل، یوپی ایس ٹی ایف ٹیم کو کچھ عرصے سے ریاست کے مختلف اضلاع میں جنگلی حیات کے جسم کے اعضاء کی اسمگلنگ میں ملوث گینگ کے سرگرم ہونے کی اطلاع مل رہی تھی۔ اس سلسلے میں ایس ٹی ایف کے مختلف یونٹوں اور ٹیموں کو کارروائی کرنے کی ہدایت دی گئی۔ اسی سلسلے میں اطلاع ملی کہ مکن پور پیلیا-دودھوا روڈ پر دو افراد شیر کے جسم کے اعضاء کی تجارت کرنے جا رہے ہیں۔ اس ان پٹ پر کارروائی کرتے ہوئے ایس ٹی ایف نے محکمہ جنگلات کی ٹیم کے ساتھ مل کر دونوں افراد کو گرفتار کر لیا۔ ان کے پاس سے شیر کے 17 دانت، 18 شیر کے ناخن، شیر کے جبڑے کے 3 حصے (بین الاقوامی مارکیٹ میں قیمت کا تخمینہ 30 لاکھ روپے)، 4 موبائل فون اور ہندوستانی اور نیپالی کرنسی برآمد ہوئی۔

گرفتار ملزم بھاگیرام نے پوچھ تاچھ کے دوران بتایا کہ اس کا ایک منظم گینگ ہے۔ یہ گینگ جنگلی جانوروں کو مارتا ہے اور ان کے جسم کے اعضاء بڑے پیمانے پر اسمگل کرتا ہے۔ وہ خود اس گینگ کا سرغنہ ہے۔ اس کے پاس سے برآمد ہونے والے دانت، ناخن اور جبڑے کا حصہ لکھیم پور کے ہی کسی شخص سے لیا گیا تھا۔ یوپی ایس ٹی ایف نے اب اس پورے گینگ پر نظر رکھی ہوئی ہے۔ ملزم کے خلاف WLP ایکٹ 1972 کی دفعہ 9/51(1C)، 48A/51(1C)، 49V/51(1C) اور انڈین فاریسٹ ایکٹ کی دفعہ 26 کے تحت شمالی کھیری ڈویژن کے بفر زون میں واقع پالیا رینج میں مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ اس معاملے میں مزید کارروائی نارتھ کھیری ڈویژن بفر زون کی پالیا رینج کرے گی۔

وقف قانون پر بی جے پی کی عوامی بیداری مہم

گھر گھر جا کر لوگوں کو سمجھانے کی تیاری

لکھنؤ (ایجنسی):
مودی حکومت کے وقف قانون پر ہنگامہ ہے۔ اپوزیشن جماعتوں کے ساتھ ساتھ مسلم مذہبی رہنما بھی اس وقف ترمیمی قانون کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اس کے خلاف کئی مقامات سے احتجاج کے واقعات بھی رپورٹ ہوئے ہیں۔ اس وقت وقف ایکٹ کا معاملہ سپریم کورٹ کے دروازے پر پہنچ چکا ہے۔ دوسری طرف، حکمراں بی جے پی نے وقف ایکٹ کو لے کر کمر کس لی ہے۔ بی جے پی وقف قانون کے حوالے سے وقف اصلاحات جنجاگرن ابھیان شروع کرنے جا رہی ہے۔ یہ مہم 20 اپریل سے 5 مئی تک جاری رہے گی۔ اس مہم کے ذریعے گھر گھر جا کر وقف ایکٹ سے متعلق صحیح معلومات عوام تک پہنچائی جائیں گی۔ یوپی بی جے پی اقلیتی مورچہ کے صدر کنور باسط علی نے کہا کہ تمام مسلمان اس بل کی حمایت کر رہے ہیں۔

بی جے پی اقلیتی مورچہ کے صدر باسط علی نے کہا کہ ضلع کوآرڈینیٹر سے لے کر ڈویژن اور ریاستی سطح تک ٹیم تشکیل دی گئی ہے۔ اس مہم میں وزراء، ایم پی، ایم ایل ایز، ضلع صدور سمیت تمام عہدیداروں کو تعینات کیا گیا ہے۔ یہ عوامی بیداری مہم تمام بوتھ تک پہنچے گی۔ ریاستی سطح پر ورکشاپ کے بعد علاقائی اور ضلعی سطح پر ورکشاپس ہوں گی۔ اس کے بعد ڈویژنل سطح پر پروگرام ہوں گے۔ گھر گھر رابطہ کیا جائے گا۔ کارکن پمفلٹ لے کر اس کی تشہیر کریں گے۔ خواتین کے لیے کئی بڑے ایونٹ ہوں گے۔ پروگراموں کے ذریعے خواتین کو بیدار کیا جائے گا۔ باسط علی نے بتایا کہ اسی طرح دو لوگوں کے ایک جوڑے نے سی اے اے-این آر سی اور آئین کو لے کر ہنگامہ کیا اور لوگوں کو گمراہ کیا۔ تاکہ انہیں (اکھلیش-راہل) کو دوبارہ ایسا موقع نہ ملے اور لوگ گمراہ نہ ہوں، بی جے پی نے سب کو سمجھانے اور صحیح معلومات دینے کے لیے عوامی بیداری مہم شروع کی ہے۔

باسط علی نے اپوزیشن جماعتوں کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ گمراہ کرنا اور دھوکہ دینا ان کا آلہ کار بن چکا ہے۔ وہ مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کی مسجدیں، درگاہیں اور قبرستان چھین لیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس بل سے غریب مسلمانوں کو فائدہ ہوگا اور کسی سے کچھ نہیں چھینا جائے گا۔ اقلیتی مورچہ کے ریاستی صدر نے کہا کہ جس طرح سی اے اے-این آر سی کی وجہ سے کسی نے شہریت نہیں کھوئی ہے، اسی طرح وقف ایکٹ کی وجہ سے کسی غریب مسلمان کو کچھ نہیں کھونا پڑے گا۔ عوام اپوزیشن جماعتوں کی طرف سے پھیلائی جانے والی افواہوں کا شکار نہ ہوں۔ بل کے بارے میں درست معلومات لوگوں تک پہنچنے کو یقینی بنانے کے لیے ایک مہم چلائی جا رہی ہے۔ صرف وہی لوگ جو وقف املاک کے مالک ہیں اس بل کی مخالفت کر رہے ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے غریبوں کا مال غصب کیا یا غریبوں کا حق غصب کیا یا وہ لوگ جنہوں نے وقف سے مال کمایا۔

انہوں نے بتایا کہ اس بار مسلمان کہہ رہے ہیں کہ 'اقلیتوں کا پیغام، مودی کے ساتھ مسلمان'، 'ملک کا پیغام، مودی کے ساتھ مسلمان'۔ مسلمان بڑی تعداد میں بی جے پی کی حمایت کر رہے ہیں۔ تمام مسلمان اس بل کی حمایت کر رہے ہیں۔

بارش اور تیز ہوا سے راحت کا امکان، دھول بھری آندھی کا الرٹ جاری

لکھنؤ (ایجنسی):
اتر پردیش میں موسم بدل گیا ہے۔ بارش اور تیز ہواؤں کا سلسلہ پھر شروع ہو گیا ہے۔ 20 اپریل تک ریاست میں بارش اور تیز ہوائیں چلنے کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق 19 اپریل کو مغربی اور مشرقی حصوں میں گرج چمک کے ساتھ بارش ہو سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی مغربی اتر پردیش میں 50-60 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہواؤں اور 70 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے مٹی کے طوفان کے لیے الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ جبکہ مشرقی اتر پردیش میں 40 سے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں چل سکتی ہیں۔ اس طرح ریاست میں 48 گھنٹوں کے لیے بارش اور تیز ہواؤں کے لیے الرٹ جاری کیا گیا ہے۔

محکمہ موسمیات کے مطابق ہفتے کے روز امروہہ، بجنور، بریلی، مراد آباد، پیلی بھیت، رام پور، شاہجہاں پور، امبیڈکر نگر، امیٹھی، ایودھیا، اعظم گڑھ، بداون، باغپت، بہرائچ، بلیا، بلرام پور، بارہ بنکی، بستی اور چندولی میں گرج چمک کے ساتھ تیز ہواؤں اور گرج چمک کے ساتھ طوفانی بارش ہو سکتی ہے۔ کلومیٹر فی گھنٹہ اس کے ساتھ ہی دیوریا، غازی پور، گونڈا، ہاپوڑ، ہردوئی، جونپور، کانپور نگر، کشی نگر، لکھیم پور کھیری، لکھنؤ، ماؤ، مہاراج گنج، میرٹھ، مرزا نگر، پراجا پور، پرجگوہ اور پراجہت میں 30 سے 50?? کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہواؤں کے ساتھ گرج چمک اور گرج چمک کے ساتھ چلنے کا امکان ہے۔ رائے بریلی۔ رام پور، سنت روی داس نگر، سنبھل، شاہجہاں پور، سدھارتھ نگر، سیتاپور، سون بھدرا، شراوستی، سلطان پور، اناؤ، وارانسی اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں 30 سے 50?? کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہواؤں کے ساتھ گرج چمک کے ساتھ گرج چمک اور گرج چمک کے لیے الرٹ جاری کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ اگلے 48 گھنٹوں کے دوران زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت میں 2-3? کی بتدریج کمی ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد، 3 دن کے لیے 3-5? کے بتدریج اضافے کا امکان ہے۔ اس کے علاوہ اگلے 5 دنوں کے دوران کم سے کم درجہ حرارت میں کسی بڑی تبدیلی کا کوئی امکان نہیں ہے۔ ہفتہ کو پرتاپ گڑھ، مرزا پور، چندولی، جونپور، بلند شہر، علی گڑھ، ایٹہ، فرخ آباد، بدایوں، ہمیر پور، فتح پور، اعظم گڑھ اور بارہ بنکی میں ہیٹ انڈیکس 60 ڈگری سینٹی گریڈ سے اوپر رہ سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہیٹ انڈیکس بندہ، چترکوٹ، کوشامبی، پریاگ راج، سون بھدرا، وارانسی، سنت روی داس نگر، غازی پور، ماؤ، بلیا، دیوریا، گورکھپور، سنت کبیر نگر، بستی، کشی نگر، مہاراج گنج، بالی دھرم، سدھاراپور، سدھارا نگر، 50-60 ڈگری کے درمیان رہنے کا امکان ہے۔ لکھیم پور کھیری اضلاع اس کے ساتھ ہی سیتا پور، ہردوئی، قنوج، کانپور دیہات، کانپور نگر، اناؤ، لکھنؤ، رائے بریلی، امیٹھی، سلطان پور، ایودھیا، امبیڈکر نگر، سہارنپور، شاملی، مظفر نگر، باگپت، گدھا آباد اور ناگپور میں ہیٹ انڈیکس 50-60 ڈگری کے درمیان رہ سکتا ہے۔ متھرا، ہاتھرس، کاس گنج، آگرہ، فیروز آباد، مین پوری، اٹاوہ، اوریا، بجنور، امروہہ، مراد آباد، رام پور، بریلی، پیلی بھیت، شاہجہاں پور، سنبھل، جھانسی، جالاہ پور میں درجہ حرارت کا انڈیکس 50-60 ڈگری سیلسیس کے درمیان رہنے کا امکان ہے۔ 20 اپریل کو مغربی اور مشرقی اتر پردیش میں کچھ مقامات پر بارش اور گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ 21 اپریل سے موسم صاف ہو سکتا ہے۔

لوک بندھو اسپتال میں پیچیدہ سرجری اور ڈیلیوری شروع

لکھنؤ(ایجنسی) کانپور روڈ پر واقع 300 بستروں والے لوک بندھو شری راج نارائن جوائنٹ اسپتال میں آج جمعہ کو اسپتال کے بلڈ بینک اور پیتھالوجی، ایکسرے، ای سی جی، تمام او پی ڈی اور ایمرجنسی خدمات کو بحال کر دیا گیا، جبکہ آرتھوپیڈکس کے شعبہ میں پیچیدہ سرجری اور حاملہ خواتین کے لیے ڈیلیوری خدمات بھی بحال کر دی گئیں۔ جمعہ کو تقریباً 1300 مریضوں نے او پی ڈی میں علاج کیا اور ڈاکٹروں کے مشورے کے مطابق ٹیسٹ کروائے۔ ایمرجنسی میں 300 کے قریب مریضوں کو علاج کی سہولت دی گئی۔ جمعہ کو ہسپتال کے شعبہ یورولوجی میں ڈاکٹروں کی جانب سے پیچیدہ سرجری کی گئیں اور حاملہ خواتین کی ڈیلیوری بھی کی گئی۔ لوک بندھو اسپتال میں پیر کی شب آگ لگنے کے واقعے کے بعد ڈائریکٹر جنرل آف ہیلتھ اور فائر بریگیڈ کی ٹیم نے موقع پر پہنچ کر معائنہ کیا۔ اس کے ساتھ ہی اسپتال کے شعبہ میں یہ چرچا ہے کہ اسٹور روم میں بڑی مقدار میں سرجیکل آلات موجود تھے۔ آگ لگنے کی وجہ شارٹ سرکٹ نہیں بلکہ اسٹور روم میں سگریٹ نوشی تھی۔ شارٹ سرکٹ کے علاوہ تفتیش کے لیے آنے والی ٹیمیں سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کا جائزہ لے کر دیگر نکات پر بھی چھان بین کر رہی ہیں تاہم تفتیش کی سست رفتاری کے باعث پانچ روز گزرنے کے باوجود تفتیشی ٹیم کسی ٹھوس نتیجے پر نہیں پہنچ سکی۔ اسپتال کے چیف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر راجیو دکشت نے جمعہ کو کہا کہ ہماری پہلی کوشش ہے کہ مریضوں کا علاج ان کے مفاد میں کیا جائے۔ اسپتال میں تقریباً 250 مریضوں کو داخل کرنے کے انتظامات کیے گئے ہیں۔ ضرورت پڑنے پر ہم اسے بڑھا بھی سکتے ہیں۔ مریضوں کی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے آئی سی یو کے علاوہ دیگر تمام خدمات بحال کر دی گئی ہیں۔ حاملہ خواتین سمیت شعبہ آرتھوپیڈکس کے مریضوں کی سرجری اور علاج جمعہ سے شروع ہو گیا ہے۔

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوھیانامه
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

جس اخبار پر رہتی ہے ہر نظر
روزنامہ لوھیانامہ
جس کا ایک ایک لفظ ہے معتبر
نئی تاریخ لکھ رہا ہے جیسیں وقت پر

ای - پیپر

اب آپ ہندوستان یا دنیا کے کسی گوشے میں بھی ہوں پڑھ سکتے ہیں اپنے صوبے کی ہر خبر
وزٹ کریں
www.lohianama.com

بس ایک کلک
میں پڑھیں اپنی
ریاست کی ہر خبر

اکھلیش یادو ابھی سے یوپی اسمبلی الیکشن کی تیاریوں میں مصروف

ہر حادثہ پر نظر، سوشل میڈیا کے ذریعہ یوگی حکومت پر حملہ

لکھنؤ (ایجنسی):
اتر پردیش میں آنے والے اسمبلی انتخابات میں ابھی تقریباً ڈیڑھ سال باقی ہے۔ سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو انتخابی موڈ میں ہیں۔ سیاست ہو یا جرم، وہ ہر واقعہ پر حکمران جماعت کو گھیرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ریاست کی بی جے پی حکومت کو گھیرنے کے لیے اکھلیش سوشل میڈیا کی زیادہ سے زیادہ مدد لے رہے ہیں۔ وہ ہر روز اخبارات کی کٹنگ پوسٹ کر رہے ہیں اور ان پر اپنا ردعمل دے رہے ہیں۔ حالانکہ سیاسی تجزیہ کاروں کے مطابق ایس پی سربراہ ایکس پر پوسٹ کر کے بی جے پی کو بے نقاب کرنے کا کام کر رہے ہیں لیکن ایک طرح سے وہ بی جے پی کی نقل کر رہے ہیں۔ جیسے جیسے 2027 کے یوپی اسمبلی انتخابات کا وقت قریب آ رہا ہے، سیاسی پارٹیاں اپنی انتخابی تیاریوں کو تیز کرنے میں مصروف ہیں۔ بی جے پی کے ساتھ ایس پی بھی انتخابی بگل بجانے کی تیاری کر رہی ہے۔ اس بار الیکشن کرو یا مرو کی صورت حال ہونے جا رہی ہے۔ جہاں بی جے پی فتوحات کی ہیٹرک اسکور کرنے کی کوشش کر رہی ہے وہیں اکھلیش یادو اقتدار میں واپسی کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ تاہم، اکھلیش یادو کو لوک سبھا انتخابات کے نتائج سے پوری طرح یقین ہے کہ اس بار ان کی پارٹی اسمبلی انتخابات میں واپسی کرنے والی ہے۔ اکھلیش نے حکومت بنانے کا دعویٰ بھی کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایس پی سربراہ بی جے پی حکومت کو گھیرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتے۔

اس وقت اکھلیش یادو ہر ترقی پر نظر رکھے ہوئے ہیں اور اس معاملے پر اپنا پہلو پیش کر کے عوامی مسائل کو اٹھا رہے ہیں۔ یوپی کے کئی سینئر صحافی ایس پی سربراہ کی اس حکمت عملی کو ایک الگ نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ سینئر صحافی سریش بہادر سنگھ کا کہنا ہے کہ اکھلیش یادو اہم اپوزیشن پارٹی کے لیڈر ہیں، اس لیے ان کا کام ہے کہ وہ حکومت کی ناکامیوں پر توجہ مرکوز کریں اور صحیح وقت پر صحیح پلیٹ فارم کے ذریعے ان مسائل کو اٹھائیں۔ یہی وجہ ہے کہ چاہے یہ کوئی مجرمانہ واقعہ ہو یا سیاست سے جڑا کوئی تبصرہ، اکھلیش اسے سوشل میڈیا پر پوسٹ کر رہے ہیں۔ تاہم سریش بہادر سنگھ نے یہ بھی کہا کہ یہ کوئی نیا کام یا نئی حکمت عملی نہیں ہے۔ صرف ٹویٹر ایکس بن گیا ہے باقی سب اور کام کرنے کا طریقہ وہی ہے۔

سریش بہادر سنگھ نے کہا کہ 2014 میں جب نریندر مودی اقتدار میں آئے تو سوشل میڈیا کا بہت بڑا تعاون سمجھا جاتا تھا۔ ایک طرح سے بی جے پی سوشل میڈیا کے زور پر اقتدار میں آئی ہے۔ لیکن اب سوشل میڈیا اتنا موثر نہیں رہا۔ اب لوگوں نے ایک دوسرے کو ٹرول کرنا شروع کر دیا ہے اور صحیح کو صحیح اور غلط کو غلط کو بے نقاب کرنا شروع کر دیا ہے۔ ایک طرح سے اکھلیش یادو بی جے پی کی نقل کر رہے ہیں۔ جس طرح بی جے پی نے سوشل میڈیا کا استعمال کر کے اپنی پارٹی کو مضبوط کیا اور لوگوں کے درمیان جگہ بنائی، اسی طرح اکھلیش بھی بی جے پی کو گھیر کر لوگوں میں اپنی جگہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن انتخابی نتائج ہی بتائیں گے کہ اکھلیش اپنی حکمت عملی میں کتنے کارگر ہیں۔

دوسری طرف سینئر صحافی پرمود گوسوامی نے کہا کہ اکھلیش یادو جس طرح بی جے پی حکومت کو گھیرے میں لے رہے ہیں اور کارکنوں کو پیغام دے رہے ہیں، اس سے صاف ہو گیا ہے کہ اکھلیش 2027 کا بگل بجانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ انتخابات میں تقریباً ڈیڑھ سال باقی ہے۔ بی جے پی کی ٹیم جس طرح سوشل میڈیا پر سرگرم ہے اس کا مقابلہ کرنے کے لیے اکھلیش یادو انسٹاگرام پر پوسٹ کر رہے ہیں۔ اکھلیش یادو ایک طرح سے بی جے پی کی طرف سے ایکس اور واٹس ایپ پر کئے جا رہے پروپیگنڈے کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اکھلیش اس وقت ہر قدم بہت احتیاط سے اٹھا رہے ہیں۔ پرمود گوسوامی نے کہا کہ ابھی کل ہی ایس پی سربراہ اکھلیش یادو نے اپنے لیڈروں اور کارکنوں کو پیغام دیا ہے کہ وہ مذہب اور تاریخ سے جڑے معاملات پر بیان نہ دیں۔ کیونکہ ان معاملات کو ایشو بنا کر بی جے پی سوشل میڈیا کے ذریعے اپنے حق میں ماحول بنانا شروع کر دیتی ہے۔ بی جے پی ہو یا بی ایس پی یا کانگریس، ہر کوئی اپنی حکومت کے لا اینڈ آرڈر کے مسئلہ پر سماج وادی پارٹی کو گھیرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لا اینڈ آرڈر کے معاملے پر تمام پارٹیوں نے ملائم اور اکھلیش حکومتوں کو گھیر لیا ہے۔ اقتدار چھوڑنے کی وجہ بھی امن و امان کا مسئلہ رہا ہے۔ اس لیے اب اکھلیش یادو ایک طرح سے بدلہ لے رہے ہیں۔ اکھلیش پریس کانفرنسوں اور سوشل میڈیا پر خاص طور پر ٹویٹر پر مجرمانہ واقعات سے متعلق پوسٹس کے ذریعہ یوگی حکومت اور بی جے پی کو آئینہ دے رہے ہیں۔ اس طرح اکھلیش یادو بی جے پی حکومت کو بے نقاب کرنے کا کام کر رہے ہیں۔